

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
سُورَةُ الْحَجَرِ

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۳ ایمانیاتِ ثلاثہ توحید، آخرت، رسالت
- آیات ۲۶ تا ۳۸ قصہ آدم و ابلیس
- آیات ۳۹ تا ۹۹ ایمان بالرسالت

آیات ۱ تا ۳

کاش ہم بھی مسلمان ہوتے

| الف۔ لام۔ را | الرَّف |
|---|---|
| یہ آیات ہیں کتاب اور واضح قرآن کی۔ | تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ ① |
| کسی وقت چاہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا | رَبِّمَا يَوْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا |
| کاش! وہ ہوتے مسلمان۔ | لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ② |
| اے نبی! چھوڑیے انہیں وہ کھائیں اور عیش کر لیں | ذَرَهُمْ يَافُكُوا وَيَتَمَتَّعُوا |
| اور غفلت میں ڈالے رکھے انہیں جھوٹی امید | وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ |
| پھر جلد ہی وہ جان لیں گے۔ | فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ③ |

ان آیات میں قرآن کریم کو ایک واضح کتاب قرار دینے کے بعد فرمایا کہ عن قریب کافر حسرت سے کہیں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔ یہ معاملہ اُن کی موت کے وقت بھی ہو سکتا ہے جب فرشتے اذیت دے کر اُن کی جانیں نکالیں گے اور آخری بار اُس وقت بھی ہوگا جب گناہ گار مسلمانوں کو اُن کے گناہوں کی سزا دے کر جہنم سے نکالا جا رہا ہوگا۔ آیت کی تفسیر کے حوالے سے ترمذی شریف میں کئی صحابہؓ کا یہ قول نقل ہوا کہ:

إِذَا أُخْرِجَ أَهْلُ التَّوْحِيدِ مِنَ النَّارِ وَأُذِلُّوا الْجَنَّةَ وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالْوَكَاثُ مُسْلِمِينَ

"جب توحید کا عقیدہ رکھنے والے جہنم سے نکالے اور جنت میں داخل کیے جائیں گے تو اُس وقت کافر یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔"

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو آگاہ فرمایا کہ فی الحال یہ کافر کھاپی رہے ہیں، مزے اڑا رہے ہیں اور لمبے چوڑے منصوبے بنا رہے ہیں۔ اُن کے لیے یہ چار دن کی چاندنی ہے۔ عن قریب اُن کے لیے ہمیشہ ہمیش کی اندھیری رات آنے والی ہے۔ آخرت کی تیاری سے غافل ہو کر صرف دنیا ہی کے لیے منصوبے بنانا کفرانہ روش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس غفلت سے محفوظ فرمائے اور آخرت کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

آیات ۴ تا ۸

نافرمانوں کے لیے عذاب کا وقت طے ہے

| | |
|--------------------------------------|--|
| وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرِيَةٍ | اور ہم نے ہلاک نہیں کیا کسی بستی کو |
| إِلَّا وَ لَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ④ | مگر اُس (کی ہلاکت) کا وقت لکھا ہوا طے تھا۔ |
| مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا | نہیں آگے بڑھتی کوئی امت اپنے مقررہ وقت سے |
| وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ⑤ | اور نہ وہ پیچھے رہتے ہیں۔ |

| | |
|---|---|
| اور کہا کافروں نے اے وہ شخص! نازل کیا گیا ہے جس پر قرآن | وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ |
| بے شک تم یقیناً مجنون ہو۔ | إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ① |
| کیوں نہیں تم لے آتے ہمارے پاس فرشتے | لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَكَةِ |
| اگر تم ہو سچوں میں سے۔ | إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ② |
| ہم نازل نہیں کیا کرتے فرشتے مگر حق کے ساتھ | مَا نُنَزِّلُ الْمَلَكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ |
| اور وہ نہیں ہوں گے اُس وقت مہلت دیے جانے والے۔ | وَمَا كَانُوا إِذْ أُمْنَضِرِينَ ③ |

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو بھی ہلاک کیا، اُس کے لیے عذاب کا وقت طے تھا۔ پھر وہ قوم عذاب کو معین وقت پر آنے سے نہ روک سکی۔ کفار مکہ انتہائی گستاخانہ انداز میں نبی اکرم ﷺ کو مجنون قرار دے رہے ہیں اور اُن سے فرشتوں کو سامنے لانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرشتے اُس وقت نازل فرماتا ہے جب کسی سرکش قوم کی مدت مہلت ختم ہو جاتی ہے اور اُسے برباد کرنے کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ جس روز اللہ تعالیٰ نے فرشتے نازل کر دیے، اُس روز کفار مکہ کے لیے اچھی خبر نہ ہوگی۔ مدنی دور میں معرکہ بدر کے دوران فرشتوں کا نزول ہوا تھا اور پھر یہ کافر ذلت آمیز ہلاکت سے دوچار ہوئے تھے۔

آیت ۹

اللہ تعالیٰ قرآنِ حکیم کی حفاظت خود فرمائے گا

| | |
|--|------------------------------------|
| بے شک ہم نے ہی نازل کیا ہے قرآن | إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ |
| اور بے شک ہم اس کی یقیناً حفاظت کرنے والے ہیں۔ | وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ ④ |

عظمتِ قرآن کے حوالے سے یہ بہت اہم آیت ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑے جلالی انداز میں اعلان فرمایا کہ ہم ہی نے قرآن مجید نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ غیر مسلم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن حکیم کا متن محفوظ ہے اور یہ وہی ہے جو حضرت محمد ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو لکھایا اور یاد کرایا تھا۔ امت کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کے صرف الفاظ ہی نہیں بلکہ اس کا مفہوم بھی محفوظ فرمایا ہے۔ اس کا مفہوم ہمیں سمجھایا ہے نبی اکرم ﷺ نے اپنے ارشاداتِ عالیہ اور سنتِ مطہرہ کے ذریعہ۔ لہذا حفاظتِ قرآن میں حفاظتِ حدیث و سنت بھی شامل ہے۔

آیات ۱۰ تا ۱۵

ہر دور میں اکثریت ایمان سے محروم رہتی ہے

| | |
|--|--|
| وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شَيْعِ الْأَوَّلِينَ ⑩ | اور اے نبی! یقیناً ہم نے رسول بھیجے آپ سے قبل پہلی امتوں میں۔ |
| وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ⑪ | اور نہیں آتا تھا اُن کے پاس کوئی رسول مگر وہ اُس کے ساتھ مذاق کیا کرتے تھے۔ |
| كَذَلِكَ نَسُكُّهُ فِي قُلُوبِ الْبُجُرْمِينَ ⑫ | اسی طرح ہم ڈال دیتے ہیں یہ مجرموں کے دلوں میں۔ |
| لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ | کہ وہ ایمان نہیں لاتے رسول پر |
| وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ⑬ | حالاں کہ گزر چکی ہے پہلے لوگوں کی یہی روش۔ |
| وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ⑭ | اور اگر ہم کھول دیں اُن پر کوئی دروازہ آسمان سے پھر وہ سارا دن اُس میں سے اوپر چڑھتے رہیں۔ |

| | |
|---|--|
| لَقَالُوا إِنَّا سَكَّرْتُ أَبْصَارُنَا | یقیناً وہ کہیں گے بے شک بند ہی کر دی گئی ہیں ہماری نظریں |
| بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ﴿۱۵﴾ | بلکہ ہم ایسے لوگ ہیں جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔ |

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو ذہنی طور پر تیار کیا گیا کہ آپ ﷺ کے مخاطبین کی اکثریت حق واضح ہونے کے باوجود ایمان نہیں لائے گی۔ ماضی میں بھی قوموں کی یہی روش رہی ہے۔ اگر مشرکین مکہ کے لیے آسمان سے ایک دروازہ کھول دیا جائے اور وہ اُس کے ذریعہ آسمان پر چڑھتے رہیں، تب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس قدرت کو بھی نظر کا فریب اور جادو قرار دیں گے۔ لہذا نبی اکرم ﷺ کو ان لوگوں کے ایمان نہ لانے پر غمگین نہیں ہونا چاہیے۔

آیت ۱۶ تا ۲۲

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے شاہ کار

| | |
|--|--|
| وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا | اور یقیناً ہم نے بنائے آسمان میں برج |
| وَزَيَّنَّاها لِلنَّظِيرِينَ ﴿۱۶﴾ | اور سجایا اُسے دیکھنے والوں کے لیے۔ |
| وَحَفِظْنَاها مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿۱۷﴾ | اور ہم نے محفوظ کر دیا اُسے ہر مردود شیطان سے۔ |
| إِلَّا مَنْ اسْتَرَقَ السَّمْعَ | سوائے اُس کے جو چوری چھپے چاہے سننا |
| فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ مُبِينٌ ﴿۱۸﴾ | تو پیچھا کرتا ہے اُس کا ایک روشن انگارہ۔ |
| وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا | اور زمین کہ ہم نے پھیلا دیا ہے اُسے |
| وَأَلْقَيْنَا فِيْها رَواسِيَ | اور ڈال دیے اس میں بوجھ (یعنی پہاڑ) |

| | |
|---|--|
| اور ہم نے اگادی اس میں ہر چیز مناسب مقدار میں۔ | وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ①۹ |
| اور ہم نے پیدا کیے تمہارے لیے اس میں روزی کے سامان | وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ |
| اور (اُن کے لیے بھی) تم نہیں ہو جنہیں روزی دینے والے۔ | وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهُ بِرِزْقَيْنَ ②۰ |
| اور نہیں ہے کوئی چیز مگر ہمارے پاس اُس کے خزانے ہیں | وَأِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خِزْيَانُهُ |
| اور ہم نہیں اتارتے اُسے | وَمَا نُنْزِلُهُ |
| مگر ایک معلوم انداز سے۔ | إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ②۱ |
| اور ہم نے بھیجا ہواؤں کو بار آور بنا کر | وَأَرْسَلْنَا الرِّيحَ لَوَاقِحَ |
| پھر ہم نے نازل کیا آسمان سے پانی | فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً |
| پھر ہم نے پلایا تمہیں وہ | فَأَسْقَيْنَكُمُوهُ |
| اور تم نہیں ہو اُس کا ذخیرہ کرنے والے۔ | وَمَا أَنْتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ②۲ |

یہ آیات اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کئی شاہ کاروں کا ذکر کر رہی ہیں :

- i. اللہ تعالیٰ نے آسمان پر ستارے بنائے جن کے ذریعہ دیکھنے والوں کے لیے آسمان کو سجاوٹ اور رونق بخشی۔ یہی ستارے سرکش جنات کے حوالے سے حفاظتی چوکیاں بھی ہیں۔ اگر کوئی سرکش جن آسمان سے فرشتوں کے حوالے کیے جانے

والے کسی فیصلے کو سننے کی کوشش کرتا ہے تو اُسے مار بھگانے کے لیے ان ستاروں سے اُس پر ایک جلتا ہوا انگارہ پھینکا جاتا ہے۔

- ii. زمین کو اللہ تعالیٰ نے پھیلا دیا ہے۔ اُس پر پہاڑوں کی صورت میں بڑے بڑے بوجھ رکھے ہیں تاکہ زمین توازن میں رہے۔ پھر زمین پر ہر شے مخلوقات کی ضروریات کے مطابق پیدا فرمائی ہے۔
- iii. اللہ تعالیٰ نے زمین میں تمام مخلوقات کی گزراوقات کے لیے اسباب پیدا فرمائے ہیں اور اُن مخلوقات کے لیے بھی رزق کا انتظام کیا ہے جنہیں انسان نہ پالتے ہیں اور نہ ہی اُن کی خوراک و ضروریات کی فراہمی کا بندوبست کرتے ہیں۔
- iv. اللہ تعالیٰ کے پاس ہر شے کے خزانے ہیں لیکن وہ اُسے اتنی ہی مقدار میں پیدا فرماتا ہے جتنی مخلوقات کی ضرورت ہوتی ہے۔
- v. اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کو بار آور بنایا یعنی اُن کے دوش پر بادل مختلف علاقوں میں برسنے کے لیے تیرتے ہوئے پہنچتے ہیں۔ پھر ان بادلوں سے اللہ تعالیٰ نے پانی برسایا اور انسانوں کے لیے پانی کی گردش کا ایسا نظام بنایا جس سے وہ سارا سال تازہ پانی حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ سال بھر کی ضروریات کے لیے پانی جمع کرنا چاہتے تو نہ کر سکتے۔

آیات ۲۳ تا ۲۵

اللہ جانتا ہے آگے بڑھنے والوں کو اور پیچھے رہنے والوں کو

| | |
|--|--|
| وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ | اور بے شک ہم ہی یقیناً زندہ کرتے اور مارتے ہیں |
| وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ﴿٢٣﴾ | اور ہم ہی وارث ہیں۔ |
| وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ | اور یقیناً ہم جانتے ہیں آگے بڑھنے والوں کو تم میں سے |
| وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿٢٤﴾ | اور یقیناً ہم جانتے ہیں پیچھے رہنے والوں کو بھی۔ |

| | |
|-----------------------------------|---|
| وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ | اور اے نبی! بے شک آپ کا رب ہی جمع کرے گا انہیں |
| إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝۱۵ | بے شک وہ کمالِ حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ |

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے اور پھر وہی انہیں موت دے گا۔ دنیا میں انہیں جو کچھ بھی ملا ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محض عارضی استعمال کے لیے ملا ہے۔ آخر کار وہ ہر چیز کو یوں ہی چھوڑ کر خالی ہاتھ رخصت ہو جائیں گے اور یہ سب چیزیں جوں کی توں اللہ تعالیٰ کے خزانے میں رہ جائیں گی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ انسانوں میں سے کون سے سعادت مند اُس کی بندگی میں آگے بڑھتے ہیں اور کون سے بد نصیب اِس سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ آخر کار وہ سب کو زندہ فرمائے گا، وہ سب کے سب میدانِ حشر میں اُس کے سامنے حاضر ہوں گے اور اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے۔

آیات ۲۶ تا ۳۱

عظمتِ انسان

| | |
|--|---|
| وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝۲۶ | اور یقیناً ہم نے پیدا کیا انسان کو کھنکھاتے سنے ہوئے گارے سے |
| وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ | اور جن، ہم نے پیدا کیا اُسے اِس سے پہلے |
| مِنْ نَّارِ السُّوْمِ ۝۲۷ | سخت حرارت والی آگ سے۔ |
| وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ | اور اے نبی! جب فرمایا آپ کے رب نے فرشتوں سے |
| إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝۲۸ | بے شک میں پیدا کرنے والا ہوں ایک انسان کھنکھاتے سنے ہوئے گارے سے۔ |

| | |
|--|---|
| فَاِذَا سُوِّيْتُهَا | تو جب میں ٹھیک کر لوں اُسے |
| وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ | اور میں پھونک دوں اُس میں اپنی روح سے |
| فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝۲۹ | تو تم گر پڑنا اُس کے لیے سجدہ کرتے ہوئے۔ |
| فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اٰجَعُوْنَ ۝۳۰ | تو سجدے میں گر پڑے فرشتے سب کے سب۔ |
| اِلَّا اِبْلٰیْسَ | سوائے ابلیس کے |
| اَبٰی اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السَّٰجِدِيْنَ ۝۳۱ | اُس نے انکار کیا کہ وہ ہو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ۔ |

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اُس سنے ہوئے گارے سے پیدا کیا جو سوکھ کر کھنک رہا تھا۔ اس سے قبل جنات کو شعلے کے نظر نہ آنے والے انتہائی حرارت والے حصہ سے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ جب میں انسان کو بنا سنوار دوں اور اُس میں اپنی روح ڈال دوں تو تم سب اُس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ گویا انسان کی اصل عظمت اس وجہ سے ہے کہ وہ صرف خاکی وجود نہیں رکھتا بلکہ اُس میں روح ربانی بھی ہے۔

ہے ذوقِ تجلی بھی اسی خاک میں پنہاں

غافل تو نرِ اصحابِ ادراک نہیں ہے

تمام کے تمام فرشتوں نے انسان کے سامنے سجدہ کیا۔ یہ ہے انسان کی عظمت۔ البتہ ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا جو فرشتہ نہیں بلکہ ایک جن تھا۔

آیات ۳۲ تا ۳۵

اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے تکبر کرنے والے پر

| | |
|--|---|
| قَالَ يٰۤاِبْلٰیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السَّٰجِدِيْنَ ۝۳۲ | فرمایا اللہ نے اے ابلیس! کیا ہے تجھے کہ تو نہیں ہوا |
|--|---|

| | |
|--|--|
| سجدہ کرنے والوں کے ساتھ۔ | |
| کہا ابلیس نے نہیں ہوں میں ایسا کہ سجدہ کروں کسی انسان کو | قَالَ لَمْ أَكُنْ لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ |
| تو نے پیدا کیا ہے جسے کھنکھاتے سنے ہوئے گارے سے۔ | خَلَقْتَهُ مِنْ صَلَٰلٍ مِّنْ حَبَآءٍ مَّسْنُونٍ ۝۳۲ |
| فرمایا اللہ نے پھر تو نکل جا یہاں سے | قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا |
| پس بے شک تو مردود ہے۔ | فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝۳۳ |
| اور بے شک تجھ پر لعنت ہے بدلے کے دن تک۔ | وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ۝۳۴ |

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ ابلیس نے انسان کو تکبر کی وجہ سے سجدہ نہ کیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اُس سے انسان کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی تو اُس نے جواب دیا کہ میں ایسے انسان کو سجدہ نہیں کر سکتا جسے سنے ہوئے گارے سے بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس! جا میری قربت کے مقام سے دور ہو جا۔ اب تو دھتکارا ہوا ہے اور تجھ پر میری اور میرے بندوں کی لعنت اور پھٹکار روزِ قیامت تک پڑتی رہے گی۔ بلاشبہ تکبر ہلاک اور برباد کرنے والا جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۶ تا ۴۰

ابلیس کے ناپاک عزائم

| | |
|--|--|
| کہا ابلیس نے اے میرے رب! پھر مہلت دے مجھے اُس دن تک کہ جب وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ | قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝۳۶ |
| فرمایا اللہ نے پھر بے شک تو ہے مہلت دیے جانے والوں میں سے۔ | قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝۳۷ |

| | |
|---|---|
| إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ③۸ | مقرر وقت کے دن تک۔ |
| قَالَ رَبِّ بِنَا أَعْوَيْتَنِي | کہا ابلیس نے اے میرے رب! اس وجہ سے جو تو نے گم راہ کیا ہے مجھے |
| لَا زَيْنَ لَهِمْ فِي الْأَرْضِ | میں ضرور مزین کروں گا اُن کے لیے زمین میں (گناہوں کو) |
| وَلَا عُيُوبَهُمْ أَجْبَعِينَ ③۹ | اور میں ضرور گم راہ کروں گا انہیں سب کے سب کو۔ |
| إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ ④۰ | سوائے تیرے ایسے بندوں کے جو اُن میں سے چنے ہوئے ہیں۔ |

یہ آیات ابلیس کے ناپاک عزائم سے آگاہ کر رہی ہیں۔ ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے روز قیامت تک مہلتِ زندگی مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے ایک معین وقت تک مہلت دی گئی۔ اُس نے اپنی بربادی کا الزام اللہ تعالیٰ کو دیا اور اپنے اس ناپاک عزم کا اظہار کیا کہ میں دنیا کی عارضی اور گھٹیا لذتوں اور گناہ کے کاموں کو انسانوں کے لیے مزین کروں گا۔ اُن سب کو گم راہ کرنے کی اس طرح کوشش کروں گا کہ وہ زمین میں خلافت کی ذمہ داریوں اور آخرت کی باز پرس کو فراموش کر دیں گے۔ البتہ اے اللہ! تیرے خاص بندے میرے فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے خاص بندوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۱ تا ۴۴

شیطان اُسے بھٹکاتا ہے جو خود بھٹکنا چاہتا ہے

| | |
|--|---|
| قَالَ هَذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ④۱ | فرمایا اللہ نے یہ راستہ ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے سیدھا۔ |
| إِنَّ عِبَادِي | بے شک جو میرے بندے ہیں |

| | |
|--|---|
| لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ | نہیں تیرا اُن پر کوئی زور |
| اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝۳۱ | مگر وہ جو تیری پیروی کرتے ہیں گم راہوں میں سے۔ |
| وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْعَلِيْنَ ۝۳۲ | اور بے شک جہنم یقیناً وعدہ کی جگہ ہے اُن سب کے لیے۔ |
| لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ | اُس کے سات دروازے ہیں |
| لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝۳۳ | ہر دروازے کے لیے اُن میں سے ایک تقسیم کیا ہوا حصہ ہے۔ |

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ میں نے بندوں کو ہدایت کی سیدھی راہ دکھادی ہے۔ جو اس راہ پر چلے گا وہ میرا بندہ شمار ہوگا اور میرے بندوں پر شیطان کا بس نہیں چلے گا۔ شیطان ایسے ہی لوگوں کو گمراہ کرے گا جو وقتی لذتوں کی خاطر خود ہی گمراہ ہونا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ مختلف قسم کے کبیرہ گناہوں کے اعتبار سے جہنم کے سات دروازے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ شیطان کی پیروی کرنے والے کتنے بدنصیب کس دروازے سے جہنم میں گریں گے۔

آیات ۳۵ تا ۳۸

اہل جنت کی باہم کدورتیں ختم کر دی جائیں گی

| | |
|--|---|
| اِنَّ السَّٰقِيْنَ فِيْ جَدَّتٍ وَّ عِيُوْنٍ ۝۳۵ | بے شک پر ہیزگار باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ |
| اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝۳۶ | (کہا جائے گا اُن سے) داخل ہو جاؤ ان باغوں میں سلامتی کے ساتھ، بے خوف ہو کر۔ |
| وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ | اور ہم نکال دیں گے جو اُن کے سینوں میں ہوگی کوئی کدورت |

| | |
|--|---|
| اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ ۝۳۷ | بھائی بھائی بن کر تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ |
| لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ | نہیں پہنچے گی انہیں اُس جنت میں کوئی تکلیف |
| وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝۳۸ | اور نہ وہ اُس سے نکالے جانے والے ہیں۔ |

یہ آیات بشارت دے رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے والے جنت کے چشموں کے پاس لطف و سرور کی کیفیت میں ہوں گے۔ اگر دنیا میں اُن کے دلوں میں باہم کوئی کدورت پیدا ہوگئی تھی تو ختم کر دی جائے گی۔ وہ بڑی محبت سے بھائیوں کی طرح ٹیک لگا کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوئے محو گفتگو ہوں گے۔ وہ کسی بیماری یا تکلیف میں مبتلا نہیں ہوں گے اور نہ ہی انہیں کوئی مشقت برداشت کرنی پڑے گی۔ وہ ہمیشہ ہمیش جنت کی راحتوں کے مزے لوٹتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۹ تا ۵۶

اللہ رحم بھی کرتا ہے اور عذاب بھی دیتا ہے

| | |
|--|---|
| نَبِيُّ عِبَادِيْ | اے نبی! بتا دیجیے میرے بندوں کو |
| اِنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۴۹ | بے شک میں ہی ہوں بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا۔ |
| وَ اِنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝۵۰ | اور بے شک میرا عذاب ہی دردناک عذاب ہے۔ |
| وَنَبِّئْهُمْ عَنْ صَیْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۝۵۱ | خبر دیجیے انہیں ابراہیمؑ کے مہمانوں کے بارے میں۔ |
| اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا | جب وہ حاضر ہوئے ابراہیمؑ کی خدمت میں تو کہا سلام |
| قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝۵۲ | فرمایا ابراہیمؑ نے بے شک ہم تم سے ڈرنے والے |

| | |
|--|---|
| ہیں۔ | |
| کہا مہمانوں نے مت ڈریے | قَالُوا لَا تَوْجَلْ |
| بے شک ہم بشارت دیتے ہیں آپؐ کو ایک بہت علم رکھنے والے لڑکے کی۔ | إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿۵۲﴾ |
| فرمایا ابراہیمؑ نے کیا تم بشارت دیتے ہو مجھے اس حال پر کہ آپہنچا مجھے بڑھاپا | قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ |
| تو کس بات کی تم بشارت دے رہے ہو؟ | فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿۵۳﴾ |
| کہا مہمانوں نے ہم بشارت دے رہے ہیں آپؐ کو بالکل سچی | قَالُوا بَشِّرْنَاكَ بِالْحَقِّ |
| سو آپؐ نہ ہو جائیں نا امیدوں میں سے۔ | فَلَا تَكُنْ مِنَ الْفَاطِينَ ﴿۵۴﴾ |
| فرمایا ابراہیمؑ نے اور کون نا امید ہوتا ہے اپنے رب کی رحمت سے | قَالَ وَمَنْ يَقْنِطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ |
| سوائے گم راہوں کے۔ | إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿۵۵﴾ |

ان آیات میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو معاف کرنے والا اور اُن پر رحم فرمانے والا ہے لیکن نافرمانوں کو دردناک عذاب بھی دینے والا ہے۔ ہم اپنی روش سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق بھی بن سکتے ہیں یا اُس کے عذاب کو بھی دعوت دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان دونوں شانوں کا مظہر ہے کہ اُس نے اپنے فرشتوں کے ذریعہ حضرت ابراہیمؑ کو اپنی رحمت کی بشارت ایک بیٹے کی پیدائش کے حوالے سے دی اور پھر اُن ہی فرشتوں کے ذریعہ حضرت لوطؑ کی نافرمان بیوی اور سرکش قوم پر بدترین عذاب نازل فرمایا۔ جب حضرت ابراہیمؑ کو بشارت ملی تو حیرت سے پوچھا کہ بڑھاپے میں میرے ہاں بیٹے کی پیدائش کیسے ممکن ہے؟ فرشتوں

نے جواب دیا کہ ہماری بشارت برحق ہے، آپؑ مایوس نہ ہوں۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تو وہی مایوس ہو سکتا ہے جو گم راہ ہو۔

آیات ۵۷ تا ۶۰

کفارِ مکہ کے ایک مطالبہ کا جواب

| | |
|--|---|
| قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿۵۷﴾ | پوچھا ابراہیمؑ نے تو کیا مہم ہے تمہاری اے بھیجے جانے والو!؟ |
| قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿۵۸﴾ | جواب دیا فرشتوں نے بے شک ہم بھیجے گئے ہیں ایک مجرم قوم کی طرف۔ |
| إِلَّا آلَ لُوطٍ | سوائے لوطؑ کے گھر والوں کے |
| إِنَّا لَمَنْجُوهُمْ أَجْعَبِينَ ﴿۵۹﴾ | بے شک ہم یقیناً بچانے والے ہیں اُن سب کو۔ |
| إِلَّا امْرَأَتَهُ | سوائے لوطؑ کی بیوی کے |
| قَدَرْنَا إِنَّهَا لَكِنَّ الْغَابِرِينَ ﴿۶۰﴾ | ہم نے طے کر دیا ہے کہ بے شک وہ یقیناً ہوگی پیچھے رہنے والوں میں سے۔ |

ع
۶۰

کئی فرشتوں کا انسانی شکل میں آنا غیر معمولی بات تھی۔ ورنہ لڑکے کی بشارت دینے کے لیے تو ایک فرشتہ بھی کافی تھا۔ لہذا حضرت ابراہیمؑ سمجھ گئے تھے کہ یہ فرشتے کسی خاص مہم پر آئے ہیں۔ آپؑ نے اُن سے پوچھا کہ تمہاری آمد کا اصل مقصد کیا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ وہ قوم لوطؑ پر عذاب نازل کرنے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ البتہ حضرت لوطؑ کی بیوی کے علاوہ اُن کے گھر والے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ اس سورہ مبارکہ کی آیت میں کفارِ مکہ کا یہ مطالبہ نقل کیا گیا ہے کہ ہمارے سامنے فرشتوں کو لایا جائے۔ اس مطالبہ کا مختصر جواب یہ دیا گیا تھا کہ فرشتے تو ہمیشہ حق کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔ یہاں اب دو واقعات کے ذریعہ مطالبہ کا جواب دیا

جارہا ہے۔ کفار مکہ کو بتایا جارہا ہے کہ ایک حق لے کر فرشتے حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے تھے اور دوسرا حق لے کر وہ قوم لوطؑ پر پہنچے تھے۔ بتاؤ تمہارے پاس ان میں سے کون سا حق لے کر فرشتے آسکتے ہیں؟ حضرت ابراہیمؑ والے حق کے لائق تو تم ہو ہی نہیں۔ اب کیا اس حق کے ساتھ فرشتوں کو بلوانا چاہتے ہو جسے لے کر وہ قوم لوطؑ پر نازل ہوئے تھے؟

آیات ۶۱ تا ۶۶

فرشتوں کی حضرت لوطؑ کے پاس آمد

| | |
|--|--|
| فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿٦١﴾ | پھر جب آئے لوطؑ کے گھر والوں کے پاس بھیجے ہوئے فرشتے۔ |
| قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ ﴿٦٢﴾ | فرمایا لوطؑ نے بے شک تم اجنبی لوگ ہو۔ |
| قَالُوا بَلْ جِنَّاتِكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَسْتُرُونَ ﴿٦٣﴾ | کہا فرشتوں نے بلکہ ہم لے کر آئے ہیں آپؑ کے پاس وہ عذاب جس میں آپؑ کی قوم کے لوگ شک کیا کرتے تھے۔ |
| وَآتَيْنَكَ بِالْحَقِّ | اور ہم لائے ہیں آپؑ کے پاس یقینی بات (عذاب کی) |
| وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٦٤﴾ | اور بے شک ہم واقعی سچے ہیں۔ |
| فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقُطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ | تو لے چلے اپنے گھر والوں کو رات کے کسی حصہ میں |
| وَاتَّبِعْ أَذْوَارَهُمْ | اور خود چلیے ان کے پیچھے پیچھے |
| وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ | اور نہ مڑ کر دیکھے تم میں سے کوئی ایک |
| وَأَمْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾ | اور چلے چلو جہاں جانے کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ |

| | |
|---|---|
| اور ہم نے وحی کیا لوطؑ کی طرف یہ فیصلہ | وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَلِكَ الْأَمْرَ |
| بے شک ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جانے والی ہے صبح ہوتے ہی۔ | أَنَّ دَايِرَ هَؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ ﴿١٦﴾ |

فرشتے حضرت لوطؑ کے پاس خوب صورت لڑکوں کی صورت میں آئے۔ آپؑ کے لیے یہ بالکل اجنبی مہمان تھے۔ آپؑ کو ان کی آمد سے خطرہ بھی محسوس ہوا کیوں کہ وہ خوب صورت لڑکوں کی صورت میں تھے اور آپؑ کی ہم جنس پرستی کے جرم میں مبتلا قوم انہیں اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کے لیے اقدام کر سکتی تھی۔ اس اندیشہ کی وجہ سے خوف زدہ دیکھ کر فرشتوں نے آپؑ کو اصل صورت حال بتادی اور آپؑ کے خوف کو دور کر دیا۔ آپؑ کو یہ بھی بتادیا کہ اس مجرم قوم کے گناہوں کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور اب صبح کے وقت ان کو نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ جب رات چھا جائے تو آپؑ اپنے گھر والوں کو لے کر بستی سے نکل جائیں۔ آپؑ سب سے پیچھے رہیں اور آپؑ لوگوں میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ یہ نہ تو تماشا دیکھنے کا وقت ہے اور نہ مجرم قوم کی ہلاکت پر آنسو بہانے کا۔ اگر کوئی فرد پیچھے کھڑا رہ گیا تو ممکن ہے کہ وہ بھی عذاب کی لپیٹ میں آجائے۔

آیات ۶۷ تا ۷۲

قوم لوطؑ کی سرکشی

| | |
|---|--|
| اور آئے شہر والے اس طرح کہ وہ خوش ہو رہے تھے۔ | وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٧﴾ |
| فرمایا لوطؑ نے بے شک یہ میرے مہمان ہیں | قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ ضَيْفِي |
| سونہ بے آبرو کرو مجھے۔ | فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿١٨﴾ |
| اور ڈرو اللہ سے اور نہ رسوا کرو مجھے۔ | وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ﴿١٩﴾ |
| کہنے لگے اور کیا نہیں منع کیا ہم نے تمہیں تمام جہان | قَالُوا أَوْ لَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٢٠﴾ |

| | |
|---|--|
| والوں (کی حمایت) سے۔ | |
| فرمایا لوٹنے یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں | قَالَ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي |
| (کرو نکاح) اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔ | إِنْ كُنْتُمْ فَعِلِينَ ④ |
| اے نبی! قسم ہے آپ کی جان کی | لَعَبْرُكَ |
| بلاشبہ وہ واقعی اپنی مستی میں بھٹک رہے تھے۔ | إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ⑤ |

ہم جنس پرستی کے خبیث جرم کی عادی قوم لوٹ کو جب خبر ملی کہ حضرت لوٹ کے گھر پر خوب صورت لڑکوں کی صورت میں مہمان آئے ہیں تو وہ دیوانہ وار حضرت لوٹ کے گھر کی طرف دوڑتی ہوئی آئی۔ قوم کے لوگ حضرت لوٹ سے لڑکوں کو حوالے کرنے کا مطالبہ کرنے لگے تاکہ وہ انہیں اپنی ہوس کا نشانہ بنا سکیں۔ بستی کے ایک شخص کے ہاں چند خوب صورت مہمانوں کا آنا، اُس کے گھر پر اوباشوں کا ایک ہجوم امنڈ آنا اور علانیہ مطالبہ کرنا کہ بدکاری کے لیے مہمان ہمارے حوالے کر دو، ظاہر کر رہا ہے کہ اُس قوم کی بد اعمالی کس حد کو پہنچ چکی تھی۔ حضرت لوٹ نے قوم کو سمجھایا کہ قوم کی بیٹیوں سے نکاح کر کے جائز طریقہ پر جنسی خواہش کی تسکین کر لو۔ بد قسمت قوم نے حضرت لوٹ کی بات کو حقارت سے رد کر دیا۔ افسوس! ایک طرف قوم کی اخلاقی حس مر چکی تھی اور وہ علی الاعلان بدکاری کرتے ہوئے کوئی شرم محسوس نہیں کرتی تھی۔ دوسری طرف پوری آبادی میں کوئی ایسا عنصر باقی نہ رہا تھا جو ان حرکات کے خلاف آواز اٹھاتا۔ واقعی ایسے لوگ دردناک عذاب کے مستحق تھے۔

آیات ۷۳ تا ۷۷

قومِ لوٹ پر اللہ تعالیٰ کا عذاب

| | |
|---|--|
| پھر پکڑ لیا انہیں ایک ہول ناک چیخ نے سورج نکلنے ہی۔ | فَاَخَذَتْهُمْ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ⑥ |
|---|--|

| | |
|---|--|
| فَجَعَلْنَا عَلَيْهَا سَافِلَهَا | تو ہم نے کر دیا بستی کے اوپر کے حصے کو اُس کے نیچے کا حصہ |
| وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ ۝۴۳ | اور ہم نے برسائے اُن پر کنکر پکی ہوئی مٹی کے۔ |
| إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ۝۴۴ | بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں علامات سے حقائق سمجھنے والوں کے لیے۔ |
| وَإِنَّهَا لَكِسَبِيلٌ مُّقِيمٌ ۝۴۵ | اور بے شک یہ بستی ایک آباد راستے پر ہے۔ |
| إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝۴۶ | بے شک اس میں یقیناً نشانی ہے مومنوں کے لیے۔ |

جب قوم لوط پر عذاب کا وقت آیا تو حضرت لوط اپنے مومن گھر والوں کے ساتھ بستی سے نکل گئے۔ صبح کے وقت ایک زوردار دھماکے کے ساتھ اُس بستی کو الٹ دیا گیا۔ پھر بستی والوں پر صحراء میں دھوپ کی تمازت سے پک جانے والی مٹی کی کنکریوں کی بارش برسائی گئی۔ بدکار قوم کا ہر فرد ہلاک کر دیا گیا۔ مکہ والوں کو یاد دہانی کرائی گئی کہ قوم لوط کی تباہ شدہ بستی اُس سیدھی شاہراہ پر ہے جو مکہ سے شام کی طرف جاتی ہے۔ دورانِ سفر اس بستی کے کھنڈرات دیکھو اور اس بستی کی بربادی سے عبرت حاصل کرو۔

آیات ۷۸ تا ۷۹

قومِ شعیبؑ کا انجام

| | |
|---|--|
| وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ظَالِمِينَ ۝۷۸ | اور بے شک تھے جنگل والے بھی یقیناً ظالم۔ |
| فَأَنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ | تو ہم نے انتقام لیا اُن سے |
| وَأَنَّهُمَا لَبَايِمَا مُّبِينٍ ۝۷۹ | اور بے شک یہ دونوں بستیاں یقیناً کھلی شاہراہ پر ہیں۔ |

ان آیات میں جنگل والوں کا ذکر ہے۔ یہ قوم مدین کے علاقہ کے پاس آباد تھی۔ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اصحابِ مدین اور جنگل والے الگ الگ قومیں تھیں اور ان دونوں کی طرف حضرت شعیبؑ کو رسول بنا کر بھیجا گیا۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہ دونوں ایک ہی قوم کے نام ہیں۔ یہ ایک ہی قوم کے دو نام ہوں یاد والگ الگ قومیں ہوں، جراثم اُن کے مشترک تھے۔ وہ شرک، تجارتی بددیانتی یعنی ناپ تول میں کمی اور راستوں پر لوٹ مار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ظالم قرار دیا، اُن سے انتقام لیا اور اُنہیں برباد کر دیا۔ اس قوم کی آبادی کے کھنڈرات اور قوم لوط کی تباہ شدہ بستی اُس سیدھی شاہراہ پر ہیں جو مکہ سے شام کی طرف جاتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ مکہ والوں کو ان کے پاس سے گزرتے ہوئے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

آیات ۸۰ تا ۸۴

قومِ ثمود کی تباہی

| | |
|---|---|
| وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحَجَرِ الْمُرْسَلِينَ ① | اور یقیناً جھٹلایا حجر والوں نے رسولوں کو۔ |
| وَاتَيْنَهُمْ آيَاتِنَا | اور ہم نے دیں انہیں اپنی نشانیاں |
| فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ② | تو وہ تھے اُن سے رخ پھیرنے والے۔ |
| وَكَانُوا يُنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ③ | اور وہ تراشا کرتے تھے پہاڑوں سے گھر بے خوف ہو کر۔ |
| فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ④ | پھر پکڑ لیا انہیں ایک ہول ناک چیخ نے صبح ہوتے ہی۔ |
| فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ⑤ | پھر کام نہ آیا اُن کے وہ سب جو وہ کمایا کرتے تھے۔ |

یہ آیات اصحابِ حجر یعنی قومِ ثمود کی ناشکری اور پھر تباہی کی داستان بیان کر رہی ہیں۔ اُنہیں اللہ تعالیٰ نے بڑی نعمتوں سے نوازا تھا اور خاص طور پر ایسی ٹیکنالوجی دی تھی کہ وہ بڑے آرام سے پہاڑوں کو تراش تراش کر کشادہ اور آرام دہ گھر بناتے تھے۔ بد قسمتی

سے اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے احسانات کی ناقدری کی اور اُس کے رسولوںؐ کو جھٹلایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک زلزلہ کے ذریعہ اس قوم کو ملیامیٹ کر دیا۔ اُن کے بنائے ہوئے مضبوط گھر اُن کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکے۔

آیات ۸۵ تا ۸۸

نبی اکرم ﷺ سے خصوصی خطاب

| | |
|---|---|
| اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور اُسے جو ان دونوں کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ | وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ |
| اور بے شک قیامت یقیناً آنے والی ہے | وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ |
| پس اے نبی! آپؐ در گزر کیجیے، خوب صورت در گزر۔ | فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَبِيلَ ۝۸۵ |
| بے شک آپؐ کا رب ہی خوب پیدا کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ | إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝۸۶ |
| اور یقیناً ہم نے دے رکھی ہیں آپؐ کو سات بار بار دہرائی جانے والی آیات | وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِ |
| یعنی بہت عظمت والا قرآن۔ | وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۝۸۷ |
| آپؐ ہر گز نہ اٹھائیں اپنی آنکھیں اُس (مال و اسباب) کی طرف ہم نے فائدہ پہنچایا ہے جس سے مختلف طبقات کو ان میں سے | لَا تَسُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ |

| | |
|---------------------------------------|--|
| اور نہ افسوس کریں اُن پر | وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ |
| اور جھکا دیں اپنا بازو مومنوں کے لیے۔ | وَاحْفَظْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۸۹﴾ |

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کے لیے دل جوئی اور تسکین کا مضمون ہے۔ ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے با مقصد بنائی ہے۔ دنیا کی زندگی کا بھی ایک مقصد ہے اور وہ ہے امتحان۔ اس امتحان کا نتیجہ آخرت میں ظاہر ہوگا لہذا آخرت ضرور آئے گی۔ آپ ﷺ کافروں کے ظلم و ستم کو صبر جمیل سے برداشت کریں۔ آخرت میں آپ ﷺ کو بھرپور اجر اور کافروں کو بدترین سزا مل کر رہے گی۔ آپ ﷺ کا رب خالق ہے اور وہ مخلوق کے ہر حال اور کیفیت سے واقف ہے۔ آپ ﷺ کس کرب سے گزر رہے ہیں اور آپ ﷺ کے دل پر کیا بیت رہی ہے اُسے سب علم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سورہ فاتحہ کی سات مبارک آیات عطا کی ہیں جو بار بار بار دہرانے، اللہ سے لو لگانے اور تسکین کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ یہ سات آیات اپنے مقام و مرتبہ میں قرآن عظیم ہیں یعنی قرآن کی تعلیمات کا خلاصہ ہیں۔ اس دولت کے ہوتے ہوئے آپ ﷺ کافروں کو ملنے والے فانی اور گھٹیا مال و اسباب سے مرعوب نہ ہوں۔ نہ ہی اُن کے برے انجام کی فکر کر کے غمگیں ہوں۔ آپ ﷺ کی توجہ اور عنایات کا رخ اپنے مخلص ساتھیوں کی تعلیم و تربیت اور حوصلہ افزائی کی طرف رہے۔

آیات ۸۹ تا ۹۳

حق کے حوالے سے زوردار تنبیہ

| | |
|---|--|
| اور اے نبی! فرما دیجئے بے شک میں تو صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں۔ | وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿۸۹﴾ |
| جیسے ہم نے نازل کیا ہے ان تقسیم کرنے والوں پر۔ | كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿۹۰﴾ |
| جنہوں نے کر دیا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے۔ | الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ﴿۹۱﴾ |

| | |
|--|--|
| فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْعَلِينَ ﴿٩٢﴾ | پس قسم ہے آپ کے رب کی ہم ضرور پوچھیں گے اُن سب سے۔ |
| عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ | اُس کے بارے میں جو وہ کیا کرتے تھے۔ |

نبی اکرم ﷺ کو ان آیات میں تلقین کی جا رہی ہے کہ آپ ﷺ اعلان فرمادیں کہ میں تمہیں واضح طور پر حق کے حوالے سے خبردار کر رہا ہوں۔ پورا حق قبول کرو گے تو جنت حاصل کرو گے ورنہ جہنم کے ہول ناک عذاب سے دوچار ہو گے۔ مشرکین مکہ پورے کا پورا حق قبول کرنے کو تیار نہیں تھے۔ وہ قرآن کریم کے حصے بخرے کرنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کا ذکر انہیں قبول تھا لیکن معبودانِ باطل کی نفی کے مضامین کو قرآن سے علاحدہ کرنا چاہتے تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس قرآن کی جگہ کوئی اور قرآن لے آئیں یا اس قرآن کو اُن کی خواہشات کے مطابق کمی بیشی کر کے بدل دیں۔ انہیں خبردار کر دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اُن سے اس روش کی باز پرس کر کے رہے گا۔ بد قسمتی سے آج ہماری اکثریت بھی عملی اعتبار سے قرآن حکیم کے حصے بخرے کر رہی ہے۔ ہم قرآن حکیم کے کچھ احکام پر عمل کرتے ہیں اور کچھ سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نہیں اپنی خواہش نفس کی اطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پورے کے پورے اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۹۴ تا ۹۹

علی الاعلان تبلیغ کا حکم

| | |
|--|--|
| فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ | پس اے نبی! علی الاعلان سنائیے وہ جس کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے |
| وَاعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤﴾ | اور رخ پھیر لیجیے مشرکوں سے۔ |
| إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿٩٥﴾ | بے شک ہم کافی ہیں آپ کے لیے مذاق اڑانے والوں کے مقابلہ میں۔ |

| | |
|--|---|
| الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ | جو بناتے ہیں اللہ کے ساتھ دوسرا معبود |
| فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ | سو عن قریب وہ جان لیں گے۔ |
| وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿٩٧﴾ | اور یقیناً ہم جانتے ہیں بے شک تنگ ہوتا ہے آپ کا سینہ اُس سے جو وہ کہتے ہیں۔ |
| فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ | پس تسبیح کیجیے اپنے رب کی حمد کے ساتھ |
| وَ كُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ﴿٩٨﴾ | اور ہو جائیے سجدہ کرنے والوں میں سے۔ |
| وَاعْبُدْ رَبَّكَ | اور عبادت کیجیے اپنے رب کی |
| حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿٩٩﴾ | یہاں تک کہ آجائے آپ کے پاس یقینی بات (یعنی موت)۔ |

پہچ

نبی اکرم ﷺ ابتدائی مکی دور میں ذاتی ملاقاتوں کے ذریعہ لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے رہے۔ ان آیات میں حکم دیا گیا کہ اب آپ ﷺ علی الاعلان لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی دعوت پیش کریں۔ مذاق اڑانے والے مشرکین کی پرواہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی اُن سے نمٹ لے گا۔ آپ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ان مخالفین کے طنز آپ ﷺ کے مبارک سینہ میں تیر کی طرح پیوست ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ برداشت کیجیے اور اللہ تعالیٰ کی حمد، تسبیح اور اُس کی بارگاہ میں سجدوں کے ذریعہ دل کو سکون دیجیے۔ یہ وظائف آپ ﷺ کا حوصلہ بڑھائیں گے اور صبر و استقامت کا ذریعہ بنیں گے۔ دعوتِ دین کے سلسلہ میں پیش آنے والی آزمائشوں اور مخالفتوں کے مقابلے کی قوت پیدا کریں گے۔ ان وظائف کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ اپنے رب کی بندگی پر زندگی کے آخری سانس تک کاربند رہیے۔

سورة النحل

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۱۸ اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اور نعمتیں
- آیات ۱۹ تا ۶۴ مشرکین مکہ کے ساتھ کشمکش
- آیات ۶۵ تا ۸۳ اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اور نعمتیں
- آیات ۸۴ تا ۸۹ ایمان باآخرت
- آیات ۹۰ تا ۱۰۰ اہم ہدایات ربانی
- آیات ۱۰۱ تا ۱۱۳ مشرکین مکہ کے ساتھ کشمکش
- آیات ۱۱۴ تا ۱۱۹ حلال و حرام کی بحث
- آیات ۱۲۰ تا ۱۲۴ عظمتِ ابرہیمؑ
- آیات ۱۲۵ تا ۱۲۸ صبر و استقامت کی تلقین

آیات ۱ تا ۲

مشرکین کے لیے دو ٹوک اعلان

| | |
|--|--|
| آئی اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ | آگیا ہے اللہ کا حکم سو جلدی نہ کرو اُس کی |
| سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ① | وہ پاک اور برتر ہے اُن سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۔ |
| یُنْزِلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادَہٗ | وہ نازل کرتا ہے فرشتوں کو روح (وحی) کے ساتھ اپنے حکم سے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے |

| | |
|---|--|
| کہ خبردار کردو بے شک نہیں کوئی معبود سوائے میرے | أَنْ أُنْذِرُوكَ إِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا |
| سو بچو میری نافرمانی سے۔ | فَاتَّقُونِ ② |

اس سورہ مبارکہ کا آغاز جلالی اسلوب میں مشرکین مکہ کے لیے ایک وعید کے ساتھ ہوا ہے۔ انہیں خبردار کر دیا گیا کہ تم جس عذاب کے حوالے سے جلدی کر رہے ہو وہ اب آنے والا ہے۔ یہ دراصل بدر کے معرکہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہ سورہ مبارکہ مکی دور کے بالکل آخر میں نازل ہوئی اور مدنی دور کے دوسرے ہی سال معرکہ بدر ہوا۔ ان آیات میں مزید ارشاد ہوا کہ قرآن حکیم اس لیے نازل کیا گیا ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُس کے ساتھ کسی کو شریک کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ خیر اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا جائے۔

آیات ۳ تا ۴

اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے عظیم شاہ کار

| | |
|--|---|
| اُس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ | خَاقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِالْحَقِّ |
| وہ برتر ہے اُن سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۔ | تَعْلَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ② |
| اُس نے پیدا کیا انسان کو نطفے سے | خَاقِ الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ |
| تو جب ہی وہ کھلا جھگڑا لو ہے۔ | فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ③ |

ان آیات میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی نے بنایا ہے تمام آسمانوں اور زمین کو با مقصد۔ کائنات کا با مقصد ہونا اور مختلف مظاہر قدرت کی تاثیروں میں ہم آہنگی گواہی دے رہی ہے کہ خالق کائنات کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ انسان کی تخلیق گندے پانی کی بوند سے ہوئی ہے لیکن انسان اپنے آغاز کو بھول گیا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے حوالے سے بہت زیادہ ہی اعتراضات کرتا ہے۔ بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے سے پہلے اُسے چاہیے کہ غور کرے کہ اُس کی ابتدا کس شکل میں تھی، کس جگہ اُس نے ابتدائی

پرورش پائی، پھر کس طرح دنیا میں آیا، پھر کن مرحلوں سے گزرتا ہوا وہ اپنی عمر کے موجودہ دور کو پہنچا ہے۔ وہ اپنی اوقات اور بے بسی پر غور کرے گا تب اُسے اپنے خالق کی عظیم قدرت کا اندازہ ہوگا۔

آیات ۵ تا ۹

چوپائے اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہیں!

| | |
|--|--|
| وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا | اور چوپائے، اللہ نے پیدا کیا انہیں |
| لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ | تمہارے لیے اُن میں حرارت حاصل کرنے کا سامان ہے |
| وَمَنْفَعٌ | اور کئی فوائد ہیں |
| وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ⑤ | اور اُن میں سے بعض تم کھاتے ہو۔ |
| وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ | اور تمہارے لیے اُن میں ایک شان ہے |
| حِينَ تَرْجُونَ | جب تم شام کو چرا کر لاتے ہو |
| وَحِينَ تَسْرَحُونَ ⑥ | اور جب صبح چرانے لے جاتے ہو۔ |
| وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ | اور وہ اٹھا کر لے جاتے ہیں تمہارے بوجھ اُس شہر تک، |
| لَمْ تَكُونُوا بِهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ | نہیں تھے تم پہنچنے والے جہاں مگر جانوں کی مشقت سے |
| إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَّءُوفٌ رَّحِيمٌ ⑦ | بے شک تمہارا رب یقیناً نرمی کرنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ |
| وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ | اور اُس نے پیدا کیے گھوڑے اور خچر اور گدھے |

| | |
|---|---|
| تاکہ تم سواری کرو اُن پر اور (وہ تمہارے لیے) زینت ہیں | لِتَرْكَبُوَهَا وَزِينَةً |
| اور وہ پیدا فرمائے گا ایسی سواریاں جو تم نہیں جانتے۔ | وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝۸ |
| اور اللہ ہی پر جا پہنچتا ہے سیدھا راستہ | وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ |
| اور اُس میں سے کچھ ٹیڑھے راستے ہیں | وَمِنْهَا جَائِرٌ |
| اور اگر وہ چاہتا ہے تو ضرور ہدایت دے دیتا تم سب کو۔ | وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝۹ |

۱۶

یہ آیات چوپایوں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے بندوں پر مندرجہ ذیل احسانات بیان کر رہی ہیں :

- i. چوپایوں کی کھال میں انسان کے لیے سرد موسم کی شدت سے بچنے کے لیے حرارت حاصل کرنے کی خصوصیات ہیں۔
ان سے گرم لباس اور کمبل وغیرہ بنتے ہیں۔
- ii. چوپایوں میں سے جو حلال ہیں اُن کی کھال، ہڈیاں، چربی اور کھاد انسان کے لیے فوائد حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔
- iii. حلال جانوروں کا گوشت انسان کے لیے بہترین اور لذیذ خوراک ہے۔
- iv. مال مویشی رکھنے والے صبح کے وقت جب جانوروں کو چرانے لے جاتے ہیں اور جب شام کو واپس لاتے ہیں تو اُن کے لیے اس میں ایک بڑی شان و شوکت کا پہلو ہوتا ہے۔
- v. جانوروں میں سے جو بار بردار ہیں وہ انسانوں کا ساز و سامان دور دراز اور بلند مقامات تک لے جاتے ہیں۔ اُن کے بغیر یہ کام انسان کے لیے بڑا مشقت والا ہوتا۔
- vi. گھوڑے، خچر اور گدھے انسان کی سواری کے کام آتے ہیں اور اُن سے انسان کی شان و شوکت میں اضافہ ہوتا ہے۔

vii. مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا وہ سواریاں جن کو نزولِ قرآن کے وقت مخاطبین نہیں جانتے تھے۔ اس میں وہ تمام نو ایجاد سواریاں یعنی ریل، موٹر گاڑیاں، بسیں، ہوائی جہاز وغیرہ جو اب تک ایجاد ہو چکے ہیں شامل ہیں۔ اسی طرح وہ تمام سواریاں بھی اس میں داخل ہیں جو آئندہ زمانے میں ایجاد ہوں گی۔

ان نعمتوں کے احساس سے انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے لیے شکر کے جذبات ابھرنے چاہئیں لیکن انسانوں کی اکثریت ناشکری اور احسان فراموشی کی روش اختیار کرتی ہے۔ پھر مادی احسانات کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان روحانی ہے یعنی اُس نے وحی اور انبیاء کے ذریعہ ہمیں سیدھا راستہ بھی دکھا دیا ہے۔ اب بھی اگر کوئی سیدھی راہ پر نہیں آتا تو یہ اُس کی بد بختی ہے، اللہ تعالیٰ کسی کو زبردستی ہدایت نہیں دے گا۔

آیات ۱۰ تا ۱۱

پانی کی برکات

| | |
|---|---|
| وہی ہے اللہ جس نے نازل کیا آسمان سے پانی | هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً |
| تمہارے لیے اُس میں سے کچھ پینے کے لیے ہے | لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ |
| اور اُسی سے وہ سبزہ اگتا ہے جس میں تم (جانور) چراتے ہو۔ | وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ﴿۱۰﴾ |
| وہ اگاتا ہے تمہارے لیے اُس کے ذریعے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور | يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ |
| اور ہر طرح کے پھل | وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ |
| بے شک اس میں یقیناً نشانی ہے اُن کے لیے جو غورو | إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۱۱﴾ |

فکر کرتے ہیں

ان آیات میں پانی کی تین برکات کا بیان ہے :

- i. پانی انسان کی پیاس بجھاتا ہے اور اُس کی کئی جسمانی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔
 - ii. پانی کے ذریعہ وہ چارہ، گھاس اور پتے پیدا ہوتے ہیں جو جانوروں کے لیے خوراک بنتے ہیں۔
 - iii. پانی کے ذریعہ ہر طرح کی کھیتی، زیتون، کھجوریں، انگور، کئی قسم کے پھل اور میوے پیدا ہوتے ہیں۔
- بلاشبہ غور و فکر کرنے والوں کے لیے پانی کی برکات، زمین کی پانی جذب کر کے نباتات اگانے کی صلاحیت، بیج کے پھٹنے، اُس میں سے درخت کے نکلنے، درخت پر پھول، پھل اور سبزیوں کے لگنے میں اللہ تعالیٰ جیسے عظیم خالق کی معرفت حاصل کرنے کی حیرت انگیز نشانی ہے۔

آیت ۱۲

جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے

| | |
|--|---|
| اور اللہ نے کام میں لگا دیا تمہارے لیے رات اور دن اور سورج اور چاند کو | وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ |
| اور ستارے بھی کام میں لگا دیے گئے ہیں اُس کے حکم سے | وَالنُّجُومَ مَسْخَرَاتٍ بِأَمْرِهِ |
| بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں اُن کے لیے جو سمجھتے ہیں۔ | إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٢﴾ |

اس آیت میں قدرت کے پانچ مظاہر بیان ہوئے ہیں جو سب کے سب انسان کی خدمت کے لیے ہیں۔ رات آرام کے لیے ہے۔ دن بھاگ دوڑ اور کام کاج کے لیے ہے۔ سورج روشنی، حرارت، توانائی کی فراہمی، دن اور سال کا حساب لگانے اور دیگر کئی خدمات بجالانے کا ذریعہ ہے۔ چاند رات میں روشنی اور مہینوں کا حساب فراہم کرتا ہے۔ ستارے سمتوں کے تعین کے لیے کار

آمد ہیں۔ اس آیت میں بیان شدہ مظاہر قدرت انسانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایسی نعمتیں ہیں جو بغیر کسی محنت کے خود بہ خود حاصل ہوتی ہیں۔ نباتات اور درختوں کے اگانے میں تو بظاہر کچھ نہ کچھ انسانی عمل کا بھی دخل تھا، یہاں ایسا نہیں ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی نے یہ جہان انسانوں کے لیے بنایا ہے اور اس میں اپنی نعمتوں کا دستر خوان بچھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۳

کائنات کی زینت رنگارنگی سے ہے

| | |
|---|---|
| اور جو کچھ اللہ نے پھیلادیا تمہارے لیے زمین میں | وَمَا ذَرَأَا لَكُمْ فِي الْأَرْضِ |
| مختلف ہیں اُس کے رنگ | مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ |
| بے شک اس میں یقیناً نشانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ | إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿۱۳﴾ |

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی اس جہان میں پیدا فرمایا، اُس کے رنگ مختلف ہیں۔ اس رنگارنگی ہی سے کائنات میں رونق اور خوب صورتی ہے۔ بقول شاعر۔

گلہائے رنگ رنگ سے ہے رونق چمن

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

گویا اللہ تعالیٰ نے محض انسان کی ضروریات کو ہی ملحوظ نہیں رکھا بلکہ اُس کے ذوق جمال کی بھی تسکین فرمائی ہے۔ پھولوں، پتوں، سبزیوں، پھلوں، مشروبات، پہاڑوں، مچھلیوں، کیڑوں، پرندوں، جانوروں، انسانوں غرض مختلف مخلوقات کو طرح طرح کے رنگوں سے سجا کر کائنات کو دلکش رونق بخشی ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی اس قدرت میں حقائق کی یاد دہانی حاصل کرنے والوں کے لیے نشانی ہے۔

آیت ۱۴

انسانوں کے لیے سمندر کی برکات

| | |
|--|---|
| اور وہی ہے اللہ جس نے خدمت میں لگا دیا سمندر کو | وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ |
| تاکہ تم کھاؤ اس میں سے تازہ گوشت | لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا |
| اور نکالو اس سے سامانِ زینت، تم پہنتے ہو جسے | وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا |
| اور تم دیکھتے ہو کشتیوں کو پانی چیرتی چلی جانے والی ہیں سمندر میں | وَتَرَى الْفُلَ مَوْخِرَ فِيهِ |
| اور تاکہ تم تلاش کرو اللہ کے فضل میں سے | وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ |
| اور تاکہ تم شکر کرو۔ | وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۴﴾ |

یہ آیت سمندر سے حاصل ہونے والی برکات بیان کر رہی ہے۔ اس نعمت سے انسانوں کے لیے مچھلیوں کی صورت میں تازہ اور صحت افزا گوشت حاصل ہوتا ہے۔ حیرت ہے کہ سمندر کا پانی ٹوٹا ہوتا ہے لیکن مچھلی کا گوشت انتہائی لذیذ ہوتا ہے۔ پھر سمندروں میں وہ صدف، موتی اور مونگے پیدا ہوتے ہیں جنہیں انسان بہ طور زیورات استعمال کرتا ہے۔ سمندر ہی میں وہ کشتیاں اور جہاز چلتے ہیں جن سے بڑے پیمانے پر تجارتی سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا کرم ہے کہ اُس نے ٹھاٹھیں مارتے، تلاطم خیز موجیں اٹھاتے وسیع و مہیب سمندر کو اپنے مخصوص قوانین کا پابند بنا دیا۔ ورنہ انسان اس سے کبھی بھی اوپر بیان کیے گئی فوائد حاصل نہ کر سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احسانات کا دل، زبان اور پورے وجود سے شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۵ تا ۱۶

زمین پر مظاہر قدرت

| | |
|---|--|
| وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۵﴾ | اور اُس نے ڈال دیے زمین میں بوجھ (یعنی پہاڑ) کہ وہ ہلاتی نہ رہے تمہیں |
| وَعَلَّمَتْ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ﴿۱۶﴾ | اور نہریں اور راستے بنائے تاکہ تم رہنمائی حاصل کرو (اپنی منزل کی)۔ |
| | اور راستوں میں نشانات بنائے |
| | اور ستاروں سے وہ لوگ راستہ معلوم کرتے ہیں۔ |

زمین پر اللہ تعالیٰ نے انتہائی وزنی پہاڑ رکھ دیے ہیں تاکہ زمین توازن میں رہے۔ اسی زمین میں اللہ تعالیٰ نے نہریں جاری کر دی ہیں تاکہ انسان کو ذاتی استعمال اور زراعت کے لیے پانی میسر آ سکے۔ زمین پر قدرتی راستے اور نشانات یعنی ندی، نالے، ٹیلے، گھاٹیاں بنادیں ہیں تاکہ منزلوں پر پہنچنے میں سہولت ہو۔ ان نشانات کی قدر انسان کو اُس وقت سمجھ میں آتی ہے جب وہ صحراء یا سمندر میں سفر کرتا ہے جہاں کوئی نشانِ راہ نہیں ہوتا۔ البتہ سفر خشکی کا ہو یا سمندر کا، دورانِ سفر سمتوں کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ستارے پیدا کیے ہیں جن کی مدد سے انسان اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ قابلِ غور بات ہے کہ جس رب کریم نے انسان کی مادی زندگی میں رہنمائی کے لیے یہ کچھ انتظامات کیے ہیں، کیا وہ اخلاقی زندگی میں انسان کو بھٹکتا چھوڑ دے گا؟ مادی زندگی میں بھٹک جانے کا بڑے سے بڑا نقصان بھی اخلاقی زندگی میں بھٹکنے کے نقصان سے تو انتہائی کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و سنت سے ملنے والی روحانی و اخلاقی رہنمائی سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱ تا ۱۹

خالق کے احسانات اور بندوں کی ناشکری

| | |
|--|---|
| پھر کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو پیدا نہیں کرتا؟ | أَفَبِنَّ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ |
| تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ | أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۱۶﴾ |
| اور اگر تم شمار کرنا چاہو اللہ کی نعمتوں کو تو شمار نہیں کر سکو گے انہیں | وَأِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا |
| بے شک اللہ یقیناً بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ | إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۷﴾ |
| اور اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ | وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسْرُونَ وَمَا تَعْلِنُونَ ﴿۱۸﴾ |

اللہ تعالیٰ نے تو کائنات میں بے شمار مظاہر تخلیق کیے ہیں جن میں سے ہر ایک اُس کی قدرت کا انوکھا شاہکار ہے۔ اُس کے سوا کسی اور نے کچھ بھی نہیں بنایا۔ تو کیا کوئی اور اللہ تعالیٰ کے برابر ہو سکتا ہے؟ غور تو کرو! پھر اُس عظیم خالق کے اپنی مخلوق پر اتنے احسانات ہیں کہ جن کا شمار ہی ممکن نہیں۔ افسوس یہ ہے کہ اکثر انسان اُس کے احسانات کو جانتے ہیں لیکن پھر بھی شکر ادا نہیں کرتے۔ اس کے برعکس لاچار و بے بس مخلوق کو اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اُس کی نعمتوں سے ملنے والی توانائی کو اُس کی نافرمانی میں صرف کرتے ہیں۔ یہ اُس کی حلیمی، رحیمی اور غفوری ہے کہ وہ پھر بھی درگزر کیے چلا جاتا ہے۔ البتہ اُسے خوب معلوم ہے کہ کون کیا ظاہر کر رہا ہے اور کیا چھپا رہا ہے؟ ناشکری کرنے والے باز نہ آئے تو پھر برے انجام سے دوچار ہوں گے۔

آیات ۲۰ تا ۲۳

اپنے جیسے انسانوں کو معبود نہ بناؤ

| | |
|--|--|
| وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ | اور وہ لوگ جنہیں وہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا |
| لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا | وہ نہیں پیدا کرتے کچھ بھی |
| وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿۲۰﴾ | اور وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں۔ |
| أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ | مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں |
| وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿۲۱﴾ | اور وہ نہیں جانتے کہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟ |
| إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ | تمہارا معبود ہے ایک ہی معبود |
| فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ | تو وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر |
| قُلُوبُهُمْ مُنْكَرَةٌ | اُن کے دل انکاری ہیں |
| وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ﴿۲۲﴾ | اور وہ تکبر کر رہے ہیں۔ |
| لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ | اس میں کوئی شک نہیں کہ بلاشبہ اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں |
| إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿۲۳﴾ | بے شک وہ پسند نہیں کرتا تکبر کرنے والوں کو۔ |

ع
۱۲

ان آیات میں ارشاد ہوا کہ جن نیک انسانوں کو اُن کے مرنے کے بعد لوگ پکارتے ہیں اور اُن سے دعائیں کرتے ہیں انہوں نے کچھ بھی نہیں بنایا۔ بلکہ وہ تو خود اللہ تعالیٰ کی مخلوق تھے۔ مرنے کے بعد انہیں اپنی قبروں میں یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کب دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ جو لوگ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کے لیے تیاری نہیں کر رہے وہی اپنے جرائم کی

سزا سے بچنے کے لیے بزرگانِ دین کا سہارا لیتے ہیں تاکہ اُن کی سفارش کے ذریعہ خود کو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے محفوظ کر لیں۔ ایسے لوگ آج تکبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکام کو پامال کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ کیا ظاہر کرتے ہیں اور کیا چھپاتے ہیں؟ اُن کا انجام برا ہے۔

آیات ۲۴ تا ۲۵

گم راہی پھیلا ناگناہِ جاریہ ہے

| | |
|---|---|
| وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَّاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ | اور جب بھی اُن سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا نازل فرمایا ہے تمہارے رب نے؟ |
| قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝۲۴ | وہ کہتے ہیں پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ |
| لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ | تاکہ وہ اٹھائیں اپنے پورے بوجھ قیامت کے دن |
| وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يَضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ | اور اُن کے بوجھ میں سے بھی، وہ گم راہ کرتے رہے جنہیں بغیر علم کے |
| أَلَا سَاءَ مَا يَزِدُّونَ ۝۲۵ | خبردار برا ہے جو وہ بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ |

۳۹

مشرکین مکہ سے جب بھی دوسرے علاقوں کے لوگ سوال کرتے کہ حضرت محمد ﷺ پر کیا نازل ہو رہا ہے؟ وہ کہتے تھے کہ کچھ بھی نہیں بس گزشتہ قوموں کے قصے اور کہانیاں! ایسی گم راہی پھیلا کر وہ خود بھی گناہ سمیٹ رہے تھے اور جن کو گم راہ کر رہے ہیں اُن کا وبال بھی اپنے سر لے رہے تھے۔ بلاشبہ بہت برا بوجھ ہے جو وہ اٹھا رہے ہیں۔ روزِ قیامت اُنہیں گم راہ ہونے کے ساتھ ساتھ گم راہ کرنے کی بھی سزا ملے گی۔

آیات ۲۶ تا ۳۷

اللہ تعالیٰ کا ایسا عذاب جس کا گمان تک نہ تھا

| | |
|---|--|
| قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ | یقیناً سازشیں کیں اُن لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے |
| فَاتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ | تو آیا اللہ اُن کی عمارت پر بنیادوں سے |
| فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ | تو گر پڑی اُن پر چھت اُن کے اوپر سے |
| وَآتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾ | اور آیا اُن پر عذاب وہاں سے جہاں سے اُنہیں خبر تک نہ تھی۔ |
| ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ | پھر قیامت کے دن وہ رسوا کرے گا اُنہیں |
| وَيَقُولُ أَيِّنَ شَرِّكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ | اور کہے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک تم جھگڑا کیا کرتے تھے جن کے بارے میں؟ |
| تُشَاقِقُونَ فِيهِمْ | |
| قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ | کہیں گے وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا |
| إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٢٧﴾ | بے شک ساری رسوائی آج کے دن اور ساری برائی کافروں پر ہے۔ |

ماضی میں کئی قوموں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے خلاف مکرو فریب اور سازشیں کیں۔ ان مجرموں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ایسی صورت میں آیا کہ اُنہیں گمان تک نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی عمارات کی وہ مضبوط بنیادیں ہلادیں جن پر اُنہیں بڑا اعتماد تھا۔ پھر وہ چھتیں جنہیں سایہ فراہم کرنے کیے لیے بنایا تھا اُن پر گر گئیں اور اُن کی بربادی کا سبب بن گئیں۔ یہ دنیا کا عذاب تھا۔ روزِ قیامت

اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے گا اور پوچھے گا کہ کہاں ہے تمہارے بناوٹی معبود؟ جب وہ جواب نہ دے سکیں گے تو علم حقیقت رکھنے والے پکارا اٹھیں گے کہ آج کے دن اصل رسوائی اور لعنت حق کے دشمنوں پر چھائی ہوئی ہے۔

آیات ۲۸ تا ۲۹

قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے

| | |
|---|--|
| الَّذِينَ تَتَوَفَّيهِمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ | ایسے لوگ کہ جانیں نکالتے ہیں جن کی فرشتے، اس حال میں کہ وہ ظلم کرنے والے تھے اپنی جانوں پر |
| فَالْقَوُّ السَّلَامَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ | تو وہ اظہار کرتے ہیں عاجزی کا کہ ہم نہیں کیا کرتے تھے کوئی برائی |
| بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٨﴾ | کیوں نہیں! یقیناً اللہ خوب جاننے والا ہے اُسے جو تم کیا کرتے تھے۔ |
| فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ | پس داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں |
| خَالِدِينَ فِيهَا | ہمیشہ رہنے والے ہو اُس میں |
| فَلَيْسَ مَثْوًى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٢٩﴾ | تو یقیناً بہت برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا۔ |

ان آیات میں نافرمانوں پر موت کی سختیوں کا ذکر ہے۔ وہ موت کے وقت جان نکالنے والے فرشتوں کے سامنے جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم تو کوئی برائی نہیں کرتے تھے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم کیا کر رہے تھے؟ اب داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں۔ تم ہمیشہ اس میں رہو گے۔ سرکشی اور برائی کرنے والوں کا بہت برا ٹھکانا ہے۔ ان بد نصیبوں کو نہ صرف موت کی افیت ناک سختی برداشت کرنی پڑتی ہے بلکہ موت کے فوراً بعد جہنم کے ایک گڑھے میں گرا دیا جاتا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: "قبر آدمی کے لیے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنتی ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔" (ترمذی)

آیات ۳۰ تا ۳۱

سب سے بڑی خیر اللہ کی کتاب قرآن کریم

| | |
|--|---|
| اور جب پوچھا گیا اُن لوگوں سے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی | وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا |
| کیا نازل فرمایا ہے تمہارے رب نے؟ | مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ |
| اُنہوں نے کہا بہترین بات | قَالُوا خَيْرًا |
| اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے نیکی کی | لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا |
| اس دنیا میں بڑی بھلائی ہے | فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ |
| اور یقیناً آخرت کا گھر بہتر ہے | وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ |
| اور یقیناً بہت اچھا ہے پرہیزگاروں کا گھر۔ | وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ﴿۳۰﴾ |
| ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں، وہ داخل ہوں گے جن میں | جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا |
| بہتی ہوں گی اُن کے نیچے سے نہریں | تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ |
| اُن کے لیے ہوگا وہاں جو وہ چاہیں گے | لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ |
| اسی طرح بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیزگاروں کو۔ | كَذَلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ﴿۳۱﴾ |

یہ آیات بیان کر رہی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے پرہیزگاروں سے دریافت کیا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑی بھلائی نازل کی ہے۔ یہ ایک ایسا کلام ہے جس کی پیروی سے دنیا اور آخرت

دونوں کی بھلائیاں اور سعادتیں حاصل ہوں گی۔ ایسے خوش نصیب جو اللہ تعالیٰ کے کلام کی پورے خلوص کے ساتھ پیروی کرتے ہیں، اُن کے لیے دنیا میں سکون و راحت کی زندگی ہے اور آخرت میں ہمیشہ ہمیش کی جنت ہے۔ وہاں اُنہیں ہر وہ نعمت ملے گی جس کی وہ خواہش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسے خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

آیت ۳۲

قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے

| | |
|--|--|
| الَّذِينَ تَتَوَفَّيْهُمْ الْمَلَائِكَةُ كَظِيمِينَ | ایسے لوگ کہ جانیں نکالتے ہیں جن کی فرشتے، اس حال میں کہ وہ پاکیزہ ہوتے ہیں |
| يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ | کہتے ہیں فرشتے سلام ہو تم پر |
| ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٢﴾ | داخل ہو جاؤ جنت میں اُس کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔ |

اس آیت میں پاکیزہ لوگوں کی موت کی کیفیت بیان ہوئی ہے۔ فرشتے عالم نزاع کے وقت اُنہیں سلام کرتے ہیں اور جنت میں داخل ہونے کی بشارت دیتے ہیں۔ اُنہیں آگاہ کرتے ہیں کہ یہ انعام اُن کے نیک اعمال کا نتیجہ ہے۔ بقول اقبال۔

جنت تیری پنہاں ہے تیرے خونِ جگر میں

اے پیکرِ گل! کوشش پیہم کی جزا دیکھ

پاکیزہ لوگوں کو عالم نزاع میں جس جنت کی بشارت دی جاتی ہے، اُس کی راحتیں قبر میں داخل ہونے کے بعد ہی سے ملنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"جب مومن کو دفن کیا جاتا ہے اور فرشتوں سے سوال وجواب ہو چکے ہیں تو اُس کی قبر میں جنت کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے جس کی خوش بو سے اُس کا دماغ معطر ہوتا ہے اور اُسے کہا جاتا ہے کہ ایسے آرام اور مسرت سے سو جا جیسے ایک نئی نویلی دلہن سوتی ہے۔" (مسند احمد)

آیات ۳۳ تا ۳۴

نافرمانوں کو کس بات کا انتظار ہے؟

| | |
|--|--|
| ہَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ | نہیں انتظار کر رہے کافر مگر اس کا کہ آئیں اُن کے پاس فرشتے |
| أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ | یا آئے اے نبی! آپ کے رب کا حکم |
| كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ | اسی طرح کیا تھا اُن لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے |
| وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ | اور ظلم نہیں کیا اُن پر اللہ نے |
| وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٣٣﴾ | اور لیکن وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظلم کیا کرتے تھے۔ |
| فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا | تو آپڑیں اُن پر بری سزائیں اُس کی جو انہوں نے عمل کیا |
| وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٤﴾ | اور گھیر لیا انہیں اُس عذاب نے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ |

بِ

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے سیدھی راہ بالکل کھول کر واضح فرمادی ہے۔ اس راہ پر چلنے والے نیک لوگوں کے حسین انجام سے اور اس راہ سے انحراف کرنے والے برے لوگوں کے بھیانک انجام سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے آخر توبہ کیوں نہیں کرتے؟ کیا وہ اُس عذاب کا انتظار کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ نازل کر دے یا

پھر اذیت ناک موت کے منتظر ہیں۔ ماضی میں بھی مجرموں کی یہی روش رہی۔ آخر کار اُن پر وہ عذاب آکر رہا جسے وہ مذاق سمجھ رہے تھے۔

آیت ۳۵

شرک کے لیے بظاہر خوش نما جواز

| | |
|---|---|
| وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا | اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے شرک کیا |
| لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ | اگر اللہ چاہتا تو ہم عبادت نہ کرتے اُس کے سوا کسی چیز کی |
| نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا | نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا |
| وَلَا حَرَمْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ | اور نہ ہم حرام ٹھہراتے اُس کے بغیر کسی چیز کو |
| كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ | اسی طرح کیا تھا اُنہوں نے جو ان سے پہلے تھے |
| فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٣٥﴾ | تو نہیں ہے رسولوں پر ذمہ داری مگر واضح طور پر پہنچا دینا۔ |

اس آیت میں مشرکین کی طرف سے شرک کے حق میں ایک بہ ظاہر خوش نما جواز کا ذکر ہے۔ مشرکین کہتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہمیں شرک کرنے اور حلال و حرام کے خود ساختہ فیصلے کرنے سے روک دیتا۔ اُس کا نہ روکنا اس بات کی دلیل ہے کہ ہمارا طرز عمل اللہ تعالیٰ کی طرف سے منظور شدہ ہے۔ جواب دیا گیا کہ شرک کے حق میں اس طرح کے جواز ماضی میں بھی گمراہ لوگ پیش کرتے رہے ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور برائی کا اختیار دیا ہے۔ نیکی کے عمل میں اللہ تعالیٰ کا اذن اور رضا دونوں شامل ہوتے ہیں۔ برائی کے عمل میں اللہ تعالیٰ کا اذن تو ہوتا ہے لیکن اُس میں اللہ تعالیٰ کی رضا شامل نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں کا کام حق کو واضح کرنا ہے، لوگوں کو زبردستی حق کی راہ پر لانا نہیں ہے۔

آیات ۳۶ تا ۳۷

رسولوں کی دعوت... اللہ کی عبادت اور طاغوت سے بغاوت

| | |
|--|--|
| وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا | یقیناً ہم نے بھیجا ہر امت میں ایک رسولؑ |
| أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ | کہ عبادت کرو اللہ کی |
| وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ | اور بچو طاغوت سے |
| فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللَّهُ | تو اُن میں سے کچھ وہ تھے جنہیں ہدایت دی اللہ نے |
| وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ | اور اُن میں سے کچھ وہ تھے کہ ثابت ہو گئی اُن پر گم راہی |
| فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ | پس چلو پھرو زمین میں |
| فَأَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾ | پھر دیکھو کیسا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا۔ |
| إِنْ تَحْرِصْ عَلَى هُدَاهُمْ | اے نبی! اگر آپؐ خواہش کریں اُن کی ہدایت کی |
| فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ | تو بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا اُن کو جنہیں وہ گم راہ کر دے |
| وَمَا لَهُمْ مِّنْ نَّاصِرِينَ ﴿٣٧﴾ | اور نہیں ہے کوئی اُن کے لیے مدد کرنے والوں میں سے۔ |

ان آیات میں فرمایا کہ تمام رسولوںؑ نے اپنی قوموں کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی دعوت دی اور تلقین کی کہ وہ طاغوت یعنی اپنی حاکمیت قائم کرنے والے سرکشوں کی بندگی سے اجتناب کریں۔ کچھ لوگوں نے یہ دعوت قبول کی اور اکثر نے ٹھکرا دی۔ زمین میں چل

پھر کر دیکھ لو کہ رسولوں کی دعوت ٹھکرانے والوں کا کیسا سواکن انجام ہوا۔ رسولوں کی خواہش تو یہ تھی کہ سب لوگ ایمان لے آئیں لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جو گمراہی کی راہ اختیار کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے زبردستی ہدایت نہیں دیتا اور نہ کوئی اور اُنہیں راہِ راست پر لاسکتا ہے۔

آیات ۳۸ تا ۴۰

اللہ تعالیٰ جھوٹوں کو گھرتک پہنچائے گا

| | |
|--|---|
| اور اُنہوں نے قسمیں کھائیں اللہ کی زور دیتے ہوئے اپنی قسموں پر | وَ اَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ |
| نہیں دوبارہ اٹھائے گا اللہ اُسے جو مر جاتا ہے | لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَمُوتُ |
| کیوں نہیں! وعدہ ہے اُس کے ذمہ سچا | بَلٰی وَعَدًا عَلَیْهِ حَقًّا |
| اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ | وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ |
| تاکہ واضح کر دے اُن پر وہ بات، وہ اختلاف کیا کرتے تھے جس میں | لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ |
| اور تاکہ جان لیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا | وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا |
| کہ بے شک وہ جھوٹے تھے۔ | اَنْهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ |
| بے شک ہمارا فرمان کسی چیز کے لیے | اِنَّا قَوْلُنَا لَشٰیْءٌ |
| جب ہم ارادہ کر لیں اُس (کے بنانے) کا | اِذَا ارَدْنٰهُ |
| (یہ ہوتا ہے) کہ ہم کہتے ہیں اُس کے لیے کہ ہو جا | اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ |

تو وہ ہو جاتی ہے۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ کفار قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کیے جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ایسا ضرور کرے گا۔ ایسا کرنا عقلی و اخلاقی تقاضا ہے۔ کئی امور کے بارے میں انسانوں کو اختلافات رہے ہیں جن کی بنا پر مختلف نظریات رکھنے والوں نے الگ مذہب، معاشرے اور تمدن بنا لیے۔ اپنے نظریے کی حمایت میں لوگوں نے جان، مال، آبرو، ہر چیز کی بازی لگادی۔ ان اختلافات کے حوالے سے عقل چاہتی ہے کہ فیصلہ کیا جائے کہ کیا حق تھا اور کیا باطل؟ اس دنیا میں یہ ممکن نہیں۔ لہذا عقل کے اس تقاضے کو پورا کرنے کے لیے ایک دوسرا ہی عالم درکار ہے۔ اسی طرح اختلافات کے حوالے سے کشمکشوں میں کسی نے ظلم کیا اور کسی نے سہا۔ اخلاقی تقاضا ہے کہ آخر کوئی وقت تو ہونا چاہیے جبکہ ان سب کا اخلاقی نتیجہ صلے یا سزا کی شکل میں ظاہر ہو۔ لہذا وہ وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ صرف کلمہ کن کہے گا اور تمام انسان دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔ وہ تمام امور کے فیصلے سنا دے گا اور اُس وقت ثابت ہو جائے گا کہ کافر جھوٹے ہیں اور پھر انہیں اُن کی بد اعمالیوں کی سزا دی جائے گی۔

آیات ۴۱ تا ۴۲

اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی فضیلت

| | |
|---|--|
| وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ | اور جن لوگوں نے ہجرت کی اللہ کی خاطر |
| مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا | اس کے بعد کہ اُن پر ظلم کیا گیا |
| لَنُبَوِّئَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً | ہم ضرور اُن کو دنیا میں اچھا |
| وَلَا جَزَاءَ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ | اور یقیناً آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہے |
| لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۳۱ | کاش وہ جان لیتے۔ |
| الَّذِينَ صَبَرُوا | یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا (ہجرت کے لیے) |

وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۲۶﴾

اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی دنیا کی کمائی گھر اور اثاثے چھوڑ کر صبر کی اعلیٰ مثال قائم کی اور محض اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ہجرت کی۔ ان آیات میں ایک طرف ان صحابہ کرامؓ کے لیے بشارت ہے جنہوں نے حبشہ ہجرت کی تھی اور دوسری طرف مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے لیے ترغیب ہے۔

آیات ۲۳ تا ۲۴

قرآن کے احکام پر عمل حدیث کے بغیر ممکن نہیں

| | |
|--|---|
| اور اے نبی! ہم نے نہیں بھیجے آپؐ سے پہلے مگر کچھ مرد | وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجَالًا |
| ہم وحی کرتے تھے جن کی طرف | نُوحِي إِلَيْهِمْ |
| تو پوچھ لو یاد رکھنے والوں سے | فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ |
| اگر تم نہیں جانتے۔ | إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۲۷﴾ |
| (انہیں بھیجا) واضح دلائل اور کتابوں کے ساتھ | بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ |
| اور ہم نے نازل کیا آپؐ کی طرف قرآن | وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ |
| تاکہ آپؐ واضح کریں لوگوں کے لیے جو نازل کیا گیا ہے ان کی طرف | لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ |
| اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ | وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۸﴾ |

یہ آیات ایک طرف اُن منکرینِ نبوت کی گم راہی کا رد کر رہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا کلام کسی انسان کے ذریعہ سے آنے کو نہیں مانتے تھے۔ دوسری طرف یہی آیات آج کے اُن منکرینِ حدیث کے فتنہ کا بھی توڑ کر رہی ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی تشریح و توضیح کے بغیر صرف اپنی عقل سے قرآن کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان آیات میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہ نمائی کے لیے انسانوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تا کہ وہ اُن کے لیے قابلِ عمل نمونہ بن سکیں۔ نبی اکرم ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم نازل فرمایا اور اُنہیں یہ ذمہ داری تفویض کی کہ وہ قرآن کے احکام و مضامین کو لوگوں کے لیے واضح کریں۔ بلاشبہ قرآنِ حکیم پر عمل رسول اللہ ﷺ کے ارشادات و تشریحات کے بغیر ناممکن ہے۔ معارف القرآن میں آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مفتی محمد شفیعؒ تحریر فرماتے ہیں:

"اگر آج کوئی شخص ذخیرہ حدیث کو کسی حیلے بہانے سے ناقابلِ اعتماد کہتا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ (معاذ اللہ) رسول کریم ﷺ نے اس حکم قرآنی کی خلاف ورزی کی اور مضامین قرآن کو بیان نہیں کیا یا یہ کہ آپ ﷺ نے تو بیان کیا تھا مگر وہ قائم و محفوظ نہیں رہا۔ بہر دو صورت قرآن بحیثیت معنی کے محفوظ نہ رہا جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود حق تعالیٰ نے اپنے ذمہ رکھی ہے وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ۔ اُس کا یہ دعویٰ اس نص قرآن کے خلاف ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص سنتِ رسول ﷺ کو اسلام کی حجت ماننے سے انکار کرتا ہے، وہ درحقیقت قرآن ہی کا منکر ہے نعوذ باللہ۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں انکارِ حدیث کے فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۵ تا ۴۷

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہر وقت ڈرتے رہو

| | |
|---|---|
| تو کیا بے خوف ہو گئے ہیں وہ لوگ جنہوں نے سازشیں کیں برائیوں کی | أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ |
| کہ دھنسا دے اللہ اُن کو زمین میں | أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ |

| | |
|---|---|
| یا آجائے اُن پر عذاب وہاں سے جہاں سے وہ سوچتے بھی نہ ہوں۔ | أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٣٥﴾ |
| یا اللہ پکڑ لے اُنہیں اُن کے چلنے پھرنے کے دوران | أَوْ يَأْخُذْهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ |
| سو نہیں ہیں وہ (اللہ کو) بے بس کرنے والے۔ | فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٣٦﴾ |
| یا اللہ پکڑ لے اُنہیں ڈرانے کے بعد | أَوْ يَأْخُذْهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ |
| پس بے شک تمہارا رب یقیناً بہت نرمی کرنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ | فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٣٧﴾ |

ان آیات میں فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ کے احکامات توڑنے والے اس بات سے امن میں ہیں کہ اچانک اُنہیں زمین میں دھنسا دیا جائے یا اُن پر عذاب وہاں سے آئے جہاں سے اُنہیں گمان تک نہ ہو۔ یہ عذاب اُن پر اچانک بھی آسکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے اس کے آثار ظاہر ہوں اور پھر وہ سر پر آجائے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے انسان بچ کر کہیں نہیں جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی بندگی کرنے اور عذاب سے محفوظ رہنے کے لیے نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۸ تا ۵۰

ہر شے ہی نہیں اُس کا سایہ بھی اللہ کو سجدہ کرتا ہے

| | |
|--|---|
| اور کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا وہ جو اللہ نے پیدا کی ہے کوئی بھی چیز | أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ |
| ڈھلتا ہے اُس کا سایہ دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے | يَتَفَقَّهُوْا ظِلُّهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ |

| | |
|---|---|
| سُجَّدًا لِلَّهِ | سجدہ کرتے ہوئے اللہ کو |
| وَهُمْ دَخِرُونَ ﴿۱۸﴾ | اس حال میں کہ وہ عاجز ہیں۔ |
| وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ | اور اللہ ہی کو سجدہ کرتی ہے ہر چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے |
| مِنْ ذَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ | یعنی ہر قسم کے جان دار اور فرشتے |
| وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿۱۹﴾ | اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ |
| يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ | وہ ڈرتے ہیں اپنے رب سے جو اُن کے اوپر ہے |
| وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿۲۰﴾ | اور وہ کرتے وہی ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ |

ان آیات میں فرمایا کہ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہے یعنی اُس ضابطہ اور قانون کی پابند ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے بنایا ہے۔ پھر ہر شے کا سایہ بھی سورج کی حرکت سے ڈھلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کر رہا ہوتا ہے۔ آسمانوں اور زمین میں موجود تکبر نہ کرنے والی تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتی ہیں۔ خاص طور پر فرشتے جنہیں اکثر مشرکین نے معبود بنا لیا ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کو نہ صرف سجدہ کرتے ہیں بلکہ ہر آن اُس سے ڈرتے رہتے ہیں اور اُس کے احکام کی بجا آوری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تکبر سے بچائے اور ظاہری و باطنی طور پر اپنے سامنے سر کو جھکانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

آیات ۵۱ تا ۵۲

دو معبود نہ بناؤ

| | |
|--|-------------------------------------|
| وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَهَيْنِ اثْنَيْنِ | اور فرمایا اللہ نے مت بناؤ دو معبود |
|--|-------------------------------------|

| | |
|---|---|
| بے شک وہ تو صرف ایک ہی معبود ہے | إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ |
| سو مجھ ہی سے پس تم ڈرا کرو۔ | فَايَايَ فَارْهَبُونِ ⑤ |
| اور اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے | وَلَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ |
| اور اُسی کی اطاعت ہے ہمیشہ | وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا |
| تو کیا اللہ کے سوا کسی اور سے تم ڈرتے ہو؟ | أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ⑥ |

یہ آیت اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنارہی ہے کہ دو معبود نہ بناؤ۔ عقیدہ کے اعتبار سے یہ جرم مجوسیوں نے کیا کہ یزداں کو خیر کا خدا اور اہرمن کو شر کا خدا قرار دیا۔ عملی طور پر اکثر انسان دو معبود رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو بھی معبود مانتے ہیں لیکن وہ کسی اور شے کو بھی مقدم کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا دیگر معبودوں میں خواہشاتِ نفس، بیوی، بچے، مال و دولت، وطن، قوم، اولیاء اللہ، مذہبی پیشوا، سیاسی قائدین، خود ساختہ تصورات وغیرہ شامل ہیں۔ توحیدِ خالص یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کو محبوب و مطلوب بنایا جائے، اُس کی مستقل اطاعت کی جائے اور اُس کی نافرمانی سے بچا جائے۔

آیات ۵۳ تا ۵۶

ہر نعمت اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہے

| | |
|---|---|
| اور جو تمہارے پاس کوئی نعمت ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے | وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ |
| پھر جب پہنچے تمہیں تکلیف تو تم اُسی کی طرف فریاد کرتے ہو۔ | ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْءُونَ ⑦ |
| پھر جب وہ دور کر دیتا ہے تکلیف کو تم سے | ثُمَّ إِذَا كُشِفَ الضُّرُّ عَنْكُمْ |

| | |
|--|---|
| اِذَا فَرِيقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿۵۷﴾ | تو اُسی وقت کچھ لوگ تم میں سے اپنے رب کے ساتھ شریک بنانے لگتے ہیں۔ |
| لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ | تاکہ وہ ناشکری کریں اُن نعمتوں کی جو ہم نے دی ہیں انہیں |
| فَتَنَبَّعُوا | سو تم فائدہ اٹھالو |
| فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۵۸﴾ | پھر عن قریب تم جان لو گے۔ |
| وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ | اور مقرر کرتے ہیں (اُن معبودوں) کے لیے جن کو وہ نہیں جانتے ایک حصہ اُس میں سے جو ہم نے دیا ہے انہیں |
| تَاللّٰهِ لَتَسْعَلَنَّ عِبَادًا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿۵۹﴾ | اللہ کی قسم! تم سے ضرور پوچھا جائے گا اُس کے بارے میں جو تم جھوٹ گھڑا کرتے تھے۔ |

بلاشبہ انسان کو ہر نعمت اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے۔ انسان کی ہر تکلیف بھی وہی دور کرتا ہے۔ انسان کی ناشکری کا یہ عالم ہے کہ وہ نعمتوں کو اور تکالیف کی دوری کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ایسے لوگ ناشکری کرتے رہیں، عن قریب اس روش کی سزا پا کر رہیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق کو دوسرے معبودوں کے نام پر نذر و نیاز کر کے تقسیم کر دیتے ہیں۔ یہ معبود اُن کے خود ساختہ ہیں کیونکہ اُن کے معبود ہونے کے بارے میں اُن کے پاس کوئی مستند علم نہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس نا انصافی کی جواب دہی کرنا ہوگی۔

آیات ۵۷ تا ۶۰
مشرکین مکہ کی بے انصافی

| | |
|--|--|
| وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَدَنَ | اور وہ ٹھہراتے ہیں اللہ کے لیے بیٹیاں |
| سُبْحَنَهُ | وہ اس سے پاک ہے |
| وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ ﴿۵۷﴾ | اور اُن کے لیے تو وہ (بیٹے) ہیں جنہیں وہ پسند کرتے ہیں۔ |
| وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنْثَىٰ | اور جب خوش خبری دی جائے اُن میں سے کسی کو بیٹی کی |
| ظَلَّ وَجْهُهُ مُسَوِّدًا | تو ہو جاتا ہے اُس کا چہرہ سیاہ |
| وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿۵۸﴾ | اس حال میں کہ وہ غم سے بھرا ہوتا ہے۔ |
| يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَبِهِ | وہ چھپتا پھرتا ہے قوم سے اُس برائی کی وجہ سے، اُسے خوش خبری دی گئی جس کی |
| أَيُّسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ | (سوچتا ہے) آیا وہ رکھے اُسے ذلت کے ساتھ |
| أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ | یا دفن کر دے اُسے مٹی میں |
| أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۵۹﴾ | سن لو! برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔ |
| لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ | اُن لوگوں کے لیے جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر، بری مثال ہے |

| | |
|----------------------------------|-------------------------------------|
| وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلٰی | اور اللہ کے لیے سب سے اونچی مثال ہے |
| ۞ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ | اور وہی زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔ |

یہ آیات مشرکین مکہ کی بے انصافی کا ذکر کر رہی ہیں۔ وہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی سیٹیاں قرار دیتے تھے لیکن اگر اپنے ہاں بیٹی پیدا ہو جائے تو شدید صدمے سے دوچار ہو جاتے تھے۔ اُسے اپنے لیے باعثِ شرم سمجھتے، لوگوں سے منہ چھپاتے اور بعض اوقات اُسے زندہ دفن کر دیتے تھے۔ ایسے لوگ درحقیقت آخرت میں پکڑ پر یقین نہیں رکھتے۔ اُن کا عن قریب برا حال ہونے والا ہے۔ مستقل ذلت و رسوائی اُن کا مقدر بنے گی۔ اِس کے برعکس اللہ تعالیٰ اُن تمام گھٹیا تصورات سے پاک ہے جو مشرکین اُس کے بارے میں رکھتے ہیں۔ اُس کی شان ہمیشہ سے اونچی ہے اور اونچی ہی رہے گی۔

آیت ۶۱

اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہوتی تو ہم تباہ ہو جاتے

| | |
|---|---|
| وَلَوْ يَؤْخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ | اور اگر پکڑ لے اللہ لوگوں کو اُن کے ظلم کی وجہ سے |
| مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ | تو نہ چھوڑے زمین پر کوئی جان دار |
| وَلٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى | اور لیکن وہ مہلت دیتا ہے انہیں ایک وقت مقررہ تک |
| فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ | پھر جب آ جاتا ہے اُن کا مقررہ وقت |
| لَا يَسْتَخْرُونَ سَاعَةً | نہ وہ پیچھے ہٹتے ہیں ایک گھڑی |
| وَلَا يَسْتَقْدِرُوْنَ ۝۶۱ | اور نہ وہ آگے بڑھتے ہیں۔ |

اِس آیت میں فرمایا کہ لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اصلاح کے لیے مہلت دیتا ہے۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے شدہ مہلت ختم ہو جاتی ہے تو پھر ظالموں کو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کوئی نہیں بچا

سکتا۔ اگر وہ انسانوں کی گناہوں پر فوری پکڑ کر لے تو زمین میں کوئی جان دار باقی نہ رہے۔ انسانوں کے علاوہ دیگر جان دار تو ہیں ہی انسانوں کی خدمت کے لیے۔ انسان مٹ جاتے تو پھر اُن کی بھی ضرورت نہ رہتی۔

آیات ۶۲ تا ۶۳

شیطان کا دھوکا

| | |
|--|--|
| وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ | اور وہ ٹھہراتے ہیں اللہ کے لیے جسے وہ خود ناپسند کرتے ہیں |
| وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكُذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ | اور بیان کرتی ہیں اُن کی زبانیں جھوٹ کہ بے شک اُن کے لیے بھلائی ہے |
| لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ | کوئی شک نہیں کہ بے شک اُن کے لیے آگ ہے |
| وَأَنَّهُمْ مُّفْرَطُونَ ﴿٦٢﴾ | اور بے شک وہ اُس میں سب سے آگے بھیجے جانے والے ہیں۔ |
| تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ | اللہ کی قسم! یقیناً ہم نے بھیجے (اے نبی!) رسول امتوں کی طرف آپ سے پہلے |
| فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ | تو خوش نما کر دیا اُن کے لیے شیطان نے اُن کے اعمال کو |
| فَهُوَ وَلِيُّهُمْ الْيَوْمَ | سو وہی اُن کا دوست ہے آج |
| وَلَهُمُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ | اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ |

ان آیات میں فرمایا کہ شیطان انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید دلا کر گناہوں پر اکساتا رہتا ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں اور پھر بھی گمان رکھتے ہیں کہ اُن کے لیے رحمتیں ہی رحمتیں ہیں۔ ایسے بد بختوں کے لیے رحمت نہیں جہنم کی آگ ہے۔ دنیا میں وقتی طور پر اُن کی رسی دراز کی جارہی ہے تاکہ اپنے نامہ اعمال کو خوب سیاہ کر لیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ دوزخ کی آگ ایسے لوگوں کے انتظار میں ہے اور سب سے پہلے یہی لوگ اُس کا لقمہ بنیں گے۔

آیت ۶۴

قرآن و سنت، انسانوں کے لیے رحمت

| | |
|---|---|
| وَمَا أُنْزِلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ | اور اے نبی! ہم نے نازل نہیں کی آپ پر کتاب |
| إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ | مگر اس لیے تاکہ آپ واضح کر دیں اُن کے لیے وہ بات، وہ اختلاف کرتے ہیں جس میں |
| وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٦٤﴾ | اور تاکہ وہ ہدایت اور رحمت ہو اُن لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔ |

یہ آیت واضح کر رہی ہے کہ قرآن کریم کا نزول انسانوں کے لیے بہت بڑی رحمت ہے۔ اس کتاب کے نزول سے انہیں اس بات کا بہترین موقع ملا ہے کہ وہ بے سند تصورات کی بنا پر جن بے شمار فرقوں میں بٹ گئے ہیں، اُن کی بجائے صداقت کی ایک نہایت پائیدار بنیاد پالیں اور اُس پر متفق ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ ﷺ قرآن حکیم اور اپنے ارشادات عالیہ کے ذریعہ تمام اختلافی باتوں کا دو ٹوک فیصلہ بنا کر بندوں پر حجت قائم کر دیں۔ قرآن و سنت کے فیصلوں کو اگر آج بھی صدق دل سے تسلیم کر لیا جائے تو اختلافی مسائل کا خاتمہ ہو سکتا ہے اور فرقوں میں بٹی ہوئی امت متحد ہو سکتی ہے۔ بلاشبہ جو بھی قرآن و سنت کی فیصلہ کن حیثیت کو مان لے گا، وہی ہدایت کا سیدھا راستہ پائے گا اور وہی برکتوں اور رحمتوں سے مالا مال ہو گا۔

آیات ۶۵ تا ۶۹

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں چار مشروبات کی صورت میں

| | |
|---|--|
| وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً | اور اللہ نے نازل فرمایا آسمان سے پانی |
| فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا | پھر زندہ کیا اُس کے ذریعے زمین کو اُس کی موت کے بعد |
| إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٦٥﴾ | بے شک اس میں یقیناً نشانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو سنتے ہیں۔ |
| وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً | اور بے شک تمہارے لیے چوپایوں میں یقیناً سبق آموزی ہے |
| نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ | ہم پلاتے ہیں تمہیں اُس میں سے جو اُن کے پیٹوں میں ہے |
| مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا | یعنی گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ |
| سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ ﴿٦٦﴾ | جو بہت خوش ذائقہ ہے پینے والوں کے لیے۔ |
| وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ | اور کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں سے |
| تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا | کہ تم بناتے ہو اس سے نشہ آور چیز |
| وَرِزْقًا حَسَنًا | اور اچھا رزق بھی |
| إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ | بے شک اس میں یقیناً نشانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو سمجھتے ہیں۔ |

ع
۱۳

| | |
|---|--|
| وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ | اور اے نبی! وحی کیا آپ کے رب نے شہد کی مکھی کی طرف |
| أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا | کہ تو بنا پہاڑوں میں گھر |
| وَمِنَ الشَّجَرِ | اور درختوں میں |
| وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ﴿٦٨﴾ | اور اُن چھڑوں میں جو لوگ بناتے ہیں۔ |
| ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ | پھر تو کھا ہر قسم کے پھلوں سے |
| فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلًّا | پھر تو چل اپنے رب کی آسان کی ہوئی راہوں پر |
| يَخْرُجُ مِنْ بَطُونِهَا شَرَابٌ | نکلتا ہے اُن کے پیڑوں سے مشروب |
| مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ | مختلف ہیں جس کے رنگ |
| فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ | اُس میں شفا ہے لوگوں کے لیے |
| إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٦٩﴾ | بے شک اس میں یقیناً نشانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ |

ان آیات میں چار مشروبات کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں:

- i. پانی جسے اللہ تعالیٰ بارش کی صورت میں برساتا ہے اور اس سے مردہ یعنی بنجر زمین کو زندہ فرماتا ہے۔
- ii. پاک اور خالص دودھ جسے اللہ تعالیٰ جانوروں کے گوبر اور خون جیسی نجاستوں کے درمیان سے نکالتا ہے اور جو بھرپور غذائیت اور لذت کا پیکر ہے۔

iii. کھجوروں اور انگوروں سے حاصل ہونے والا پاکیزہ مشروب یعنی رس۔ ان پھلوں سے شراب بھی کشید کی جاتی ہے لیکن وہ حرام ہے۔

iv. شہد کی مکھی کے بطن سے خارج ہونے والا شہد جس کے ذائقے اور رنگ مختلف ہوتے ہیں لیکن اس میں انسانوں کے کئی امراض کی شفا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عجیب نمونہ ہے کہ شہد کی مکھی مختلف پھلوں کا رس چوستی ہے اور پھر اسے شہد جیسے مفید مشروب میں تبدیل کر دیتی ہے۔

بلاشبہ غور و فکر کرنے والوں کے لیے مشروبات کی صورت میں یہ نعمتیں اللہ تعالیٰ کے عظیم خالق اور شفیق محسن ہونے کا واضح ثبوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شرک کی خباثت سے محفوظ فرمائے، اپنی معرفت کا نور اور اپنی بے شمار نعمتوں پر شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۷۰

انسان کی بے بسی

| | |
|---|---|
| وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ | اور اللہ ہی نے پیدا فرمایا تمہیں |
| ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ | پھر وہ وفات دیتا ہے تمہیں |
| وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰى اَرْضٍ اَلْعُبْرِ | اور تم میں سے کوئی ایسا ہے جو لوٹا دیا جاتا ہے ناکارہ عمر (بڑھاپے) کی طرف |
| لٰكِي لَا يَعْلَمُ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا | تاکہ وہ نہ جانے، جان لینے کے بعد، کچھ بھی |
| اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ | بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، بہت قدرت رکھنے والا ہے۔ |

اس آیت میں انسان کی بے بسی اور لاچاری کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اُسے پیدا فرماتا ہے اور جب چاہتا ہے موت دے دیتا ہے۔ بعض انسان عمر کی اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ ذہنی طور پر حاصل کردہ علم بھول جاتے ہیں اور جسمانی طور پر دوسروں کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگ جو کبھی دوسروں کو عقل سکھاتے تھے، اب انہیں اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہیں رہتا۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو علم کامل رکھتا ہے اور ہر اعتبار سے قادرِ مطلق ہے۔ وہ جو چاہے انسان کے ساتھ کرے اور اُس کے کیے کو کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ انسان کی بے بسی کا یہ حال ہے کہ۔

لَا اِیَّ حَیَاتِ آءَ ، قَضَا لَہِ چلی چلے

اپنی خوشی سے آئے، نہ اپنی خوشی چلے

آیت ۱۷

شرک کی نفی ایک واضح مثال سے

| | |
|--|---|
| وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ | اور اللہ نے فضیلت دی ہے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں |
| فَمَا الَّذِیْنَ فَضَّلُوْا بِرَادِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰی مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ | تو نہیں ہیں وہ لوگ جنہیں فضیلت دی گئی ہے پہنچانے والے اپنا رزق اپنے غلاموں کو |
| فَهُمْ فِیْہِ سَوَآءٌ | پس وہ ہو جائیں اُس رزق میں برابر |
| اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۱۷﴾ | تو کیا وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔ |

اس آیت میں پوچھا گیا کہ کیا کوئی آقا اپنا آدھا مال اپنے غلام کو دے کر اُسے اپنے برابر کی مالی حیثیت دیتا ہے؟ جب انسان اپنے لیے پسند نہیں کرتا کہ اُس کا غلام اُس کے برابر ہو جائے تو کیسے ممکن ہے خالق اپنی مخلوق میں سے کسی کو اپنا شریک بنالے؟ اپنے لیے تو مشرکین آقا اور غلام کا فرق خوب جانتے بھی ہیں، اور خود اپنی زندگی میں ہر وقت اُس فرق کو ملحوظ بھی رکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے

معاملہ میں انہیں اصرار ہے کہ وہ اپنے بندوں کو اپنا شریک بنالے۔ کیسی احسان فراموشی اور ناانصافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو کر اُسی کی نافرمانی کی جائے اور اُس کے لیے وہ کچھ پسند کیا جائے جو اپنے لیے پسند نہیں ہے۔

آیات ۷۲ تا ۷۴

اللہ تعالیٰ کے احسانات اور بندوں کی ناشکری

| | |
|---|--|
| وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا | اور اللہ نے بنائیں تمہارے لیے تمہاری جنس سے بیویاں |
| وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً | اور اُس نے بنائے تمہارے لیے تمہاری بیویوں سے بیٹے اور پوتے |
| وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ | اور رزق دیا تمہیں پاکیزہ چیزوں سے |
| اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ | تو کیا وہ باطل پر ایمان لاتے ہیں |
| وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٢﴾ | اور اللہ کی نعمت کی وہ ناشکری کرتے ہیں؟ |
| وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ | اور وہ عبادت کرتے ہیں اللہ کے سوا اُن کی |
| مَا لَا يَنْبَلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا | جو اختیار نہیں رکھتے اُن کے لیے رزق کا آسمانوں اور زمین سے کچھ بھی |
| وَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ ﴿٧٣﴾ | اور نہ ہی وہ قدرت رکھتے ہیں (اس کی)۔ |
| فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ | پس مت بیان کرو اللہ کے لیے مثالیں |
| اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٧٤﴾ | بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ |

ان آیات میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بیوی کی صورت میں سکون حاصل کرنے کی نعمت دی۔ پھر بیوی کے ذریعہ بیٹے اور پوتے جیسی نعمتیں عطا کیں۔ پھر انتہائی پاکیزہ رزق عنایت فرمایا۔ مشرکین مانتے ہیں کہ یہ احسانات اللہ کے ہیں لیکن ساتھ ہی باطل کو بھی مانتے ہیں یعنی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اُن کی قسمتیں بنانا اور بگاڑنا، مرادیں پوری کرنا، دعائیں سننا، انہیں اولاد اور روزگار دلوانا، اُن کے مقدمے جتوانا، انہیں بیماریوں سے بچانا اُن کے بناوٹی معبودوں کے اختیار میں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری ہے کہ اُس کے ساتھ ایسی ہستیاں کو شریک کیا جائے جو کسی کو ذرہ برابر بھی فائدہ پہنچانے پر قادر نہیں۔ پھر مشرکین اپنے شرک کے جواز کے لیے اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسی مثالیں دیتے ہیں جیسے دنیا کے لاچار بادشاہوں کی ہوتی ہیں۔ بلاشبہ انسان بہت ہی احسان فراموش اور ناشکر ہے۔

آیات ۷۵ تا ۷۶

حق کو واضح کرنے کے لیے دو بلیغ مثالیں

| | |
|---|---|
| ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا | بیان فرمائی ہے اللہ نے مثال ایک ایسے غلام کی جو کسی کی ملکیت میں ہے |
| لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ | وہ اختیار نہیں رکھتا کسی چیز پر |
| وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا | اور (دوسرا) وہ شخص ہے، ہم نے دیا ہے جسے اپنی طرف سے اچھا رزق |
| فَهُوَ يَنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا | تو وہ خرچ کرتا ہے اُس میں سے پوشیدہ اور ظاہر |
| هَلْ يَسْتَوُونَ | کیا وہ برابر ہیں؟ |
| الْحَمْدُ لِلَّهِ | کل شکر اللہ کے لیے ہے |

| | |
|---|--|
| بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ | بلکہ اُن میں سے اکثر نہیں جانتے۔ |
| وَصَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا زَّجَلَيْنِ | اور بیان کی اللہ نے ایک اور مثال کہ دو آدمی ہیں |
| أَحَدُهُمَا أَبْكَمٌ | اُن دونوں میں سے ایک گونگا ہے |
| لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ | نہیں اختیار رکھتا کسی چیز پر |
| وَهُوَ كُلٌّ عَلَى مَوْلَاهُ | اور یہ بوجھ ہے اپنے مالک پر |
| أَيْنَمَا يُوَجِّهُهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ | جہاں کہیں وہ بھیجتا ہے اسے، یہ نہیں لاتا کوئی بھلائی |
| هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ | کیا برابر ہے یہ اور وہ جو حکم دیتا ہے عدل کے ساتھ |
| وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ | اور وہ سیدھے راستے پر ہے؟ |

بُغْ

یہ آیات حق کو واضح کرنے کے لیے دو بلیغ مثالیں بیان کر رہی ہیں:

i. پہلی مثال عبد اور معبود کے فرق کو واضح کرتی ہے۔ ایک شخص کسی کا غلام ہے۔ اُس کے اختیار میں کچھ نہیں۔ دوسرا

شخص آزاد ہے اور اُسے اللہ تعالیٰ نے فراوانی سے مال و اسباب دیا ہے۔ وہ جس طرح چاہتا ہے مال خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ دونوں شخص برابر ہو سکتے ہیں؟ اسی طرح ایک لاچار و عاجز عبد کبھی بھی مختار و قادر معبود یعنی اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں ہو سکتا۔

ii. دوسری مثال نافرمان اور فرمان بردار انسان کی ہے۔ فرض کیجیے کسی شخص کے دو غلام ہیں۔ ایک انتہائی نااہل ہے اور

کام کا نہ کاج کا بلکہ دشمن اناج کا ہے۔ دوسرا انتہائی باصلاحیت ہے۔ خود بھی اچھا کام کرتا ہے اور دوسروں کو بھی حکیمانہ و عادلانہ رہنمائی دیتا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نافرمان اور فرمان بردار بندے برابر نہیں ہو سکتے۔

آیات ۷۷ تا ۷۹

اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرتیں

| | |
|---|--|
| وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ | اور اللہ ہی کے پاس ہیں آسمانوں اور زمین کے راز |
| وَمَا اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ | اور نہیں ہے قیامت کا معاملہ مگر آنکھ جھپکنے کی طرح |
| اَوْ هُوَ اَقْرَبُ | یا وہ اُس سے بھی زیادہ قریب ہے |
| اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ | بے شک اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ |
| وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ | اور اللہ نے نکالا تمہیں تمہاری ماؤں کے بطن سے |
| لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا | جب کہ تم نہیں جانتے تھے کچھ بھی |
| وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ | اور اُس نے بنا دیے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل |
| لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ | تاکہ تم شکر کرو۔ |
| اَلَمْ يَرْوُا اِلَى الطَّيْرِ مَسْخَرَتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَاءِ | کیا انہوں نے نہیں دیکھا پرندوں کو جو مسخر ہیں آسمان کی فضا میں |
| مَا یُسِکُّهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ | نہیں تھامتاً نہیں مگر اللہ |
| اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ | بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں اُن کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔ |

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرتوں کا بیان ہے۔ آسمانوں اور زمین کے تمام رازوں سے وہی واقف ہے۔ وہی جانتا ہے کہ قیامت کب برپا ہوگی۔ البتہ وہ قیامت اتنی دیر میں برپا کر دے گا جتنی دیر میں نگاہ ایک طرف سے دوسری طرف پھر جاتی ہے۔ اُسی نے پہلی بار انسان کو پیدا کیا اس حال میں کہ وہ کچھ نہیں جانتا تھا۔ پھر اُس نے انسان کو سماعت، بصارت اور عقل دی ہے جن کے ذریعہ وہ علم حاصل کرتا ہے۔ ان نعمتوں کی اس سے بڑھ کر ناشکری اور کیا ہو سکتی ہے کہ ان کانوں سے انسان سب کچھ سنے مگر اللہ تعالیٰ ہی کی بات نہ سنے۔ آنکھوں سے سب کچھ دیکھے مگر اللہ تعالیٰ ہی کی نشانیاں نہ دیکھے۔ دماغ سے سب کچھ سوچے مگر ایک یہی بات نہ سوچے کہ میرا وہ محسن کون ہے جس نے یہ انعامات مجھے دیے ہیں؟ آخر میں دعوت دی گئی کہ دیکھو ذرا فضا میں تیرنے والے پرندوں کو۔ کون ہے جو انہیں فضا میں تھامے ہوئے ہے سوائے اللہ کے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو نورِ توحید سے منور فرمائے۔ آمین!

آیات ۸۰ تا ۸۳

اللہ تعالیٰ کی بے مثال نعمتیں

| | |
|---|--|
| وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا | اور اللہ نے بنائی تمہارے لیے تمہارے گھروں میں جائے سکون |
| وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا | اور بنائے تمہارے لیے چوپایوں کی کھالوں سے گھر |
| تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ | تم ہلکا پھلکا پاتے ہو انہیں اپنے سفر کے دن |
| وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ | اور اپنے قیام کے دن |
| وَمِنْ أَصْوَابِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَثًا | اور بنائے بھیڑوں کی اُون اور اُونٹوں کی بھریوں اور بکریوں کے بالوں سے مختلف گھریلو سامان |

| | |
|--|--|
| وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝۸۰ | اور استعمال کی چیزیں ایک مدت کے لیے۔ |
| وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا | اور اللہ ہی نے بنا دیے تمہارے لیے اُن چیزوں سے جو اُس نے پیدا کیں ہیں سائے |
| وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا | اور اُس نے بنائیں تمہارے لیے پہاڑوں میں پناہ گاہیں |
| وَجَعَلَ لَكُم سَرَائِلَ تَقِيْكُمْ الْحَرَّ | اور اُس نے بنایا تمہارے لیے وہ لباس جو بچاتا ہے تمہیں گرمی سے |
| وَسَرَائِلَ تَقِيْكُمْ بَاسَكُمْ | اور وہ لباس جو بچاتا ہے تمہیں تمہاری جنگ میں |
| كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَیْكُمْ | اسی طرح وہ پوری کرتا ہے اپنی نعمت تم پر |
| لَعَلَّكُمْ تُسَلِّمُونَ ۝۸۱ | تاکہ تم فرماں بردار بن جاؤ۔ |
| فَاِنْ تَوَلَّوْا | پھر اگر تم نے رخ پھیر لیا |
| فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝۸۲ | تو بے شک اے نبی! آپ کے ذمہ تو صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔ |
| یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ | وہ پہچانتے ہیں اللہ کی نعمت کو |
| ثُمَّ یُنْکِرُوْنَهَا | پھر وہ انکار کرتے ہیں اس کا |
| وَاکْثَرُهُمُ الْکٰفِرُوْنَ ۝۸۳ | اور اُن میں سے اکثر ناشکرے ہیں۔ |

یہ آیات اللہ تعالیٰ کی بے مثال نعمتوں کا تذکرہ کر رہی ہیں:

i. اللہ تعالیٰ نے گھروں کو انسانوں کے لیے جائے سکون بنایا۔

- ii. اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جانوروں کی کھالوں سے خیمے بنانا سکھائے جن سے انسان سفر کے دوران آسانی سے کہیں بھی قیام کا انتظام کر لیتا ہے۔
- iii. جانوروں کی کھالوں سے انسان کئی ضروریاتِ زندگی (جوتے، گرم لباس، بیگ وغیرہ) اور سامانِ آرائش (قالین) بناتا ہے۔
- iv. اللہ تعالیٰ نے اشیاء کے سائے انسان کو گرمی کی شدت، دھوپ کی تمازت سے بچانے اور ٹھنڈک پہنچانے کے لیے بنائے۔
- v. اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی محفوظ پناہ گاہوں کے لیے پہاڑوں میں غار بنائے۔
- vi. اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ایسے لباس بنانا سکھائے جو اُسے گرمی کی شدت اور جنگ کے دوران ہتھیاروں کے وار سے محفوظ رکھتے ہیں۔

افسوس ہے انسانوں پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں لیکن پھر بھی شرک اور نافرمانی سے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے ہیں۔

آیات ۸۴ تا ۸۵

اُمت کے خلاف رسولؐ کی گواہی

| | |
|---|---|
| وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا | اور جس دن ہم کھڑا کریں گے ہر امت سے ایک گواہ |
| ثُمَّ لَا يُوْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا | پھر اجازت نہیں دی جائے گی (عذر پیش کرنے کی) اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا |
| وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿۸۴﴾ | اور نہ ہی انہیں توبہ کا موقع دیا جائے گا۔ |
| وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ | اور جب دیکھیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا عذاب کو |
| فَلَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ | تو نہ وہ کم کیا جائے گا اُن سے |

وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿۸۵﴾

اور نہ ہی وہ مہلت دیے جائیں گے۔

ان آیات میں فرمایا کہ روز قیامت ہر رسول اپنی امت کے خلاف گواہی دے گا یعنی وہ کہے گا کہ میں نے ان تک دین پہنچانے کا حق ادا کر دیا تھا اب انہوں نے اگر عمل نہیں کیا تو یہ خود ذمہ دار ہیں۔ اب نافرمانوں کو اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اپنی صفائی پیش کر سکیں یا اللہ تعالیٰ کے سامنے بخشش یا رحم کی کوئی اپیل کر سکیں۔ عذاب ان کا مقدر ہو گا جس میں نہ کوئی کمی کی جائے گی اور نہ ہی کوئی وقفہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس برے انجام سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۸۶ تا ۸۸

جن پہ تکیہ تھا، وہی پتے ہو ادینے لگے

| | |
|--|--|
| وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ | اور جب دیکھیں گے وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو |
| قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلَاءِ شُرَكَائُنَا | کہیں گے اے ہمارے رب! یہی ہیں ہمارے شریک |
| الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِنْ دُونِكَ | وہ جنہیں ہم پکارا کرتے تھے تیرے سوا |
| فَالْقُوا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ | تو ان کے شریک پھینک ماریں گے ان کی طرف یہ بات |
| إِنَّكُمْ لَكَذِبُونَ ﴿۸۶﴾ | بے شک تم یقیناً جھوٹے ہو۔ |
| وَالْقُوا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَامَ | اور وہ پیش کریں گے اللہ کی طرف اُس دن فرماں برداری |
| وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يُفْتَرُونَ ﴿۸۷﴾ | اور گم ہو جائے گا ان سے جو وہ جھوٹ گھڑا کرتے تھے۔ |
| الَّذِينَ كَفَرُوا | وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا |

| | |
|---------------------------------------|--------------------------------------|
| وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ | اور روکا اللہ کی راہ سے |
| زِدْنَهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ | ہم بڑھادیں گے انہیں عذاب میں عذاب پر |
| بِمَا كَانُوا يَفْسِدُونَ ﴿۸۹﴾ | اس وجہ سے کہ وہ فساد کیا کرتے تھے۔ |

مشرکین روز قیامت جب اُن اولیاء اللہ کو دیکھیں گے جن سے وہ دعائیں کیا کرتے تھے تو کہیں گے کہ اے اللہ! یہ ہیں ہمارے بنائے ہوئے شریک جنہیں ہم پکارا کرتے تھے۔ اولیاء اللہ ان مجرموں کے جرائم سے اعلانِ براءت کریں گے۔ گویا شرک کرنے والوں کے ساتھ یہ معاملہ ہو گا کہ۔

باغباں نے آگ دی، جب آشیانے میں مرے

جن پہ تکلیف تھا وہی پتہ ہوا دینے لگے

اب مشرکین جان لیں گے کہ ہم نے اولیاء اللہ کے بارے میں واسطے، وسیلے اور شفاعت کے حوالے سے جو تصورات قائم کیے تھے وہ جھوٹے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی عاجزی و بے بسی کا اظہار کریں گے لیکن انہیں ایسے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا جو مسلسل بڑھتا چلا جائے گا۔ یہ سزا ہے دنیا میں اُن کے فساد پھیلانے، نہ صرف خود نافرمانیاں کرنے بلکہ دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے کی۔

آیت ۸۹

نبی اکرم ﷺ کی امت کے خلاف گواہی

| | |
|--|---|
| وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ أَنْفُسِهِمْ | اور اُس دن ہم کھڑا کریں گے ہر امت میں ایک گواہ اُن پر اُن ہی میں سے |
| وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَؤُلَاءِ | اور اے نبی! ہم لائیں گے آپ کو بطور گواہ ان لوگوں پر |

| | |
|---|--|
| وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ | اور ہم نے نازل کی آپ پر یہ کتاب |
| تَبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ | کھول کر بیان کرنے والی ہے ہر چیز کو |
| وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ۝۹۶ | اور ہدایت اور رحمت اور خوش خبری ہے فرماں برداروں کے لیے۔ |

ع ۱۸

یہ آیت آگاہ کر رہی ہے کہ روزِ قیامت ہر امت کے خلاف اُس کے نبیؐ گواہی دیں گے اور نبی اکرم ﷺ اپنی امت کے خلاف سرکاری گواہ کے طور پر پیش ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے امت تک اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب پہنچادی جس میں سیدھی راہ کو سمجھنے کے حوالے سے ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔ پھر جو سعادت مند اس کتاب کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیں تو یہ کتاب اُن کے لیے رہنمائی، سامانِ رحمت اور بشارت ہے۔ اس کے برعکس جو بد نصیب اس کتاب کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے تو اُن کے خلاف نبی اکرم ﷺ کی گواہی فیصلہ کن ہوگی۔ ایسے لوگ واقعی عذاب کے مستحق ہیں۔

آیت ۹۰

اللہ تعالیٰ کی پسند اور ناپسند

| | |
|--|--|
| إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ | بے شک اللہ حکم دیتا ہے عدل اور احسان کا |
| وَإِيتَانِي ذِي الْقُرْبَىٰ | اور دینے کا قربت داروں کو |
| وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ | اور وہ روکتا ہے بے حیائی اور برائی اور زیادتی سے |
| يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝۹۰ | وہ نصیحت کرتا ہے تمہیں تاکہ تم یاد رکھو۔ |

اس آیت میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ تین بھلائیوں کا حکم دیتا ہے اور تین برائیوں سے روکتا ہے۔ یہ احکام اس لیے ہیں کہ تاکہ لوگ انہیں ہر وقت یاد رکھیں۔ جن تین بھلائیوں کا اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے وہ یہ ہیں:

i. عدل کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور بندوں کے اخلاقی، معاشرتی، معاشی، قانونی، اور سیاسی و تمدنی حقوق پوری ایمان داری کے ساتھ ادا کرنا۔

ii. احسان کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی گہرے یقین کے ساتھ کرنا اور بندوں کو اُن کے حق سے زیادہ دینا اور خود اپنے حق سے کم پر راضی ہو جانا۔ عدل معاشرے کو ناگواری اور تلخی سے بچاتا ہے اور احسان اُس میں خوش گواری اور شیرینی پیدا کرتا ہے۔ بلاشبہ عدل اسلامی معاشرے کی اساس ہے اور احسان اس کا جمال اور کمال ہے۔

iii. صلہ رحمی کرنا جو رشتہ داروں کے معاملے میں احسان کی ایک خاص صورت متعین کرتی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، خوشی و غمی میں اُن کا شریکِ حال ہو اور وہ اپنے مال پر صرف اپنی ذات اور اپنے بال بچوں ہی کے حقوق نہ سمجھے بلکہ اپنے رشتہ داروں کے حقوق بھی تسلیم کرے۔

اللہ تعالیٰ ان تین برائیوں سے روکتا ہے:

i. فحشاء یعنی ایسے تمام بے ہودہ اور شرم ناک افعال سے باز رہنا جو جنسی جذبات کو بھڑکانے والے ہیں۔ فحش گفتگو، برہنگی و عریانی، عورتوں کا بن سنور کر منظر عام پر آنا، ناز و داد کی نمائش کرنا، مردوں اور عورتوں کے درمیان اختلاط ہونا، عریاں تصاویر کی اشاعت کرنا، اسٹیج پر عورتوں کا ناچنا اور تھرکنا، بدکاریوں پر ابھارنے والے افسانے، ڈرامے، فلمیں اور گانے نشر کرنا، زنا اور ہم جنس پرستی کرنا وغیرہ۔

ii. منکر جس سے مراد ہر وہ برائی ہے جسے انسان بالعموم برا جانتے ہیں، ہمیشہ سے برا کہتے رہے ہیں اور ہر شریعت میں جس سے منع کیا گیا ہے۔

iii. زیادتی یعنی اپنی حد سے تجاوز کرنا اور دوسرے کے حقوق پر دست درازی کرنا، خواہ وہ حقوق خالق کے ہوں یا مخلوق کے۔

آیات ۹۱ تا ۹۴

معاهدات کی پاسداری کا حکم

| | |
|--|--|
| اور پورا کرو اللہ کے عہد کو جب تم باہم عہد کرو | وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ |
| اور نہ توڑو قسموں کو انہیں پکا کرنے کے بعد | وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا |
| حالاں کہ تم نے بنایا ہے اللہ کو اپنے آپ پر ضامن | وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا |
| بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ | إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿۹۱﴾ |
| اور مت ہو جاؤ اُس عورت کی طرح جس نے توڑ ڈالا اپنا کاتا ہوا سوت اُسے مضبوط کرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے | وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا |
| تم بناتے ہو اپنی قسموں کو باہم دھوکا دینے کا ذریعہ | تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ |
| تاکہ ہو جائے ایک گروہ زیادہ فائدہ اٹھانے والا دوسرے گروہ سے | أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَى مِنْ أُمَّةٍ |
| بے شک اللہ تو آزماتا ہے تمہیں اس عہد سے | إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ |
| اور ضرور واضح کرے گا تمہارے لیے قیامت کے دن اُن باتوں کو جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔ | وَلِيُبَيِّنَ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿۹۲﴾ |
| اور اگر چاہتا اللہ تو یقیناً بنا دیتا تمہیں ایک ہی امت | وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً |

| | |
|--|---|
| وَالَّذِينَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ | اور لیکن وہ گم راہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے |
| وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ | اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے |
| وَلَسْتُمْ لَكُمْ عَمَلًا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩١﴾ | اور تم سے ضرور پوچھا جائے گا اُس کے بارے جو تم کیا کرتے تھے۔ |
| وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ | اور مت بناؤ اپنی قسموں کو باہم دھوکا دینے کا ذریعہ |
| فَتَنَزَّلَ قَدَمًا بَعْدَ ثُبُوتِهَا | کہ پھسل جائے کوئی قدم اپنے جمنے کے بعد |
| وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ | اور تم چکھو برائی کا مزہ اس وجہ سے کہ تم نے روکا اللہ کی راہ سے |
| وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٩٢﴾ | اور تمہارے لیے بہت بڑا عذاب ہوگا۔ |

ان آیات میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ کسی بھی گروہ سے کیے گئے معاہدوں کی پاسداری کریں۔ نہ کسی وقتی مفاد کی خاطر انہیں توڑیں اور نہ درپردہ اُن کی خلاف ورزی کر کے ناجائز فائدہ اٹھائیں۔ تمہارے ہر معاہدے پر اللہ تعالیٰ گواہ ہوتا ہے۔ کسی گروہ سے معاہدہ کر کے پھر اُس کی جاسوسی یا اندر خانہ اُس کے خلاف سازشیں نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری اس بددیانتی سے لوگ اسلام سے متنفر ہو جائیں اور تمہیں اسلام کی اس غلط نمائندگی کی وجہ سے بدترین عذاب کا سامنا کرنا پڑے۔ تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ روزِ قیامت تمہارے طرزِ عمل کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ ہر معاہدہ دراصل معاہدہ کرنے والے شخص اور قوم کے اخلاق و دیانت کی آزمائش ہے۔ جو لوگ اس آزمائش میں ناکام ہوں گے وہ روزِ قیامت اللہ کی عدالت میں پکڑے نہ بچ سکیں گے۔ لہذا اُس روز کی رسوائی سے بچنے کی کوشش کرو۔

آیات ۹۵ تا ۹۶

عارضی مفادات کے تحت معاہدات کا سودانہ کرو

| | |
|--|--|
| اور سودانہ کرو اللہ کے عہد کا تھوڑی سی قیمت میں | وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا |
| بے شک جو اللہ کے پاس ہے وہی بہتر ہے تمہارے لیے | إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ |
| اگر تم جانتے ہو۔ | إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۹۵﴾ |
| جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا | مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ |
| اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے | وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ |
| اور ہم ضرور عطا کریں گے اُن لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا اُن کا اجر | وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ |
| اُس بہترین عمل کے مطابق جو وہ کیا کرتے تھے۔ | بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۹۶﴾ |

یہ آیات تلقین کر رہی ہیں کہ عارضی اور وقتی فوائد حاصل کرنے کے لیے اپنے اُن معاہدات کو نہ توڑو جن پر تم نے اللہ تعالیٰ کو ضامن بنا رکھا ہے۔ دنیا میں جو قیمت ملے گی وہ عارضی اور گھٹیا ہے جبکہ عہد کی پاسداری پر اللہ تعالیٰ سے ملنے والا اجر دائمی اور بہتر ہے۔ یہ اجر اُن کے لیے ہے جو لوگ صبر سے کام لیں یعنی جو ہر اُس نقصان کو برداشت کر لیں جو اس دنیا میں سیدھی راہ اختیار کرنے سے پہنچتا ہو اور ہر اُس فائدے کو ٹھکرا دیں جو دنیا میں ناجائز طریقے اختیار کرنے سے حاصل ہو سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی پاکیزہ کردار عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۹۷

پاکیزہ زندگی... اللہ تعالیٰ کا انعام

| | |
|--|---|
| مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثٰی | جس نے عمل کیا اچھا خواہ مرد ہو یا عورت |
| وَهُوَ مُؤْمِنٌ | اور وہ مومن ہو |
| فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً | تو ہم ضرور زندگی دیں گے اُسے پاکیزہ زندگی |
| وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ | اور ہم ضرور عطا کریں گے انہیں اُن کا اجر |
| بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ | اُس بہترین عمل کے مطابق جو وہ کیا کرتے تھے۔ |

اس آیت میں ارشاد ہوا کہ جو فرد خواہ مرد ہو یا عورت خلوص کے ساتھ نیک اعمال کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے دنیا میں ایک پرسکون پاکیزہ زندگی عطا فرمائے گا۔ پھر آخرت میں اُس کا مرتبہ اُس کے بہتر سے بہتر عمل کے لحاظ سے طے ہوگا۔ گویا اللہ کی راہ پر چلنے سے صرف آخرت نہیں بلکہ دنیا بھی بنتی ہے۔ پاکباز لوگوں کی دنیوی زندگی، بدکرداروں سے کہیں بہتر ہوتی ہے۔ جو ساکھ اور سچی عزت اپنی بے داغ سیرت کی وجہ سے انہیں نصیب ہوتی ہے وہ دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی۔ جو ستھری اور پاکیزہ کامیابیاں انہیں حاصل ہوتی ہیں وہ ان لوگوں کو میسر نہیں آتیں جن کی ہر کامیابی ناجائز اور گھناؤنے طریقوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔ وہ بوریا نشین ہو کر بھی قلب کے جس اطمینان اور ضمیر کی جس ٹھنڈک سے بہرہ مند ہوتے ہیں اس کا کوئی ادنیٰ سا حصہ بھی محلوں میں رہنے والے فاسق و فاجر نہیں پاسکتے۔ اللہ تعالیٰ پاک باز انسان کو ایسی زندگی دیتا ہے جس میں اُس کا ضمیر مطمئن ہوتا ہے کہ میرا دامن اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے پاک ہے۔ ایسی زندگی کے ساتھ انسان اطمینان کے ساتھ موت کو گلے لگانے کو تیار ہوتا ہے کیوں کہ اُس نے موت کے بعد کی زندگی کی تیاری کر رکھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی پاکیزہ زندگی عطا فرمائے تاکہ حافظ شیرازی کی طرح ہم بھی کہہ سکیں۔

حاصلِ عمر نثار رہیادے کردم

شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

"میں نے اپنی زندگی کا کل سرمایہ محبوب کی راہ میں نچھاور کر دیا۔ میں خوش ہوں اپنی بیتی ہوئی زندگی پر کہ میں نے وہی کیا جو مجھے

کرنا چاہیے تھا۔"

آیات ۹۸ تا ۱۰۰

شیطان کا وار کس پر کار گر ہوتا ہے؟

| | |
|---|--|
| فَاذْكُرَاتِ الْقُرْآنَ | پس اے نبی! آپ جب بھی قرآن کی تلاوت کریں |
| فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ① | تو پناہ طلب کریں اللہ کی مردود شیطان سے۔ |
| اِنَّهٗ لَيْسَ لَهُ سُلْطٰنٌ عَلٰی الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا | بے شک نہیں ہے اُس کا کوئی زور اُن لوگوں پر جو ایمان لائے |
| وَعَلٰی رَبِّهٖمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ② | اور اپنے رب ہی پر جو بھروسہ کرتے ہیں۔ |
| اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلٰی الَّذِيْنَ يَتَوَكَّلُوْهُ | بے شک اُس کا زور تو ہے ہی اُن لوگوں پر جو دوستی رکھتے ہیں اُس سے |
| وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُّشْرِكُوْنَ ③ | اور جو اُس کی وجہ سے شرک کرنے والے ہوتے ہیں۔ |

۱۳
۱۹

ان آیات میں حکم دیا گیا کہ جب بھی قرآن مجید پڑھا جائے تو آغاز میں اللہ تعالیٰ سے شیطان کے حملوں سے محفوظ رہنے کی دعا کی جائے۔ شیطان نہیں چاہے گا کہ ہمیں قرآن حکیم سے ہدایت نصیب ہو۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ شیطان کے وار سے محفوظ رہتے ہیں۔ البتہ جن کا بھروسہ اسباب پر ہوتا ہے وہ ان اسباب کی طلب میں احکام شریعت سے گریز کرنا چاہتے ہیں۔ اس

گریز کے لیے کسی جواز کی تلاش میں وہ شیطانی وسوسوں کو اہمیت دے رہے ہوتے ہیں اور یوں گویا شیطان سے دوستی کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ اُس کے جال میں پھنستے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی شیطان کے حملوں سے حفاظت فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۰۱ تا ۱۰۲

قرآن مجید کی آیات منسوخ کیوں کی جاتی ہیں؟

| | |
|--|---|
| وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ | اور جب ہم بدل دیتے ہیں کوئی آیت کسی دوسری آیت کی جگہ |
| وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ | اور اللہ خوب جاننے والا ہے اُس کو جو وہ نازل کرتا ہے |
| قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ | تو وہ کہتے ہیں یقیناً تم خود بنانے والے ہو |
| بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۱﴾ | بلکہ اُن میں سے اکثر نہیں جانتے۔ |
| قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ | اے نبی! فرمائیے اُسے نازل کیا ہے روح القدس نے آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ |
| لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا | تاکہ وہ ثابت قدم رکھے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے |
| وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ ﴿۱۰۲﴾ | اور وہ ہدایت اور خوش خبری ہے فرماں برداروں کے لیے۔ |

مشرکین مکہ کو اس بات پر اعتراض تھا کہ قرآن جب اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو اس کی آیات منسوخ کیوں کی جاتی ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ کے احکام میں کمی رہ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پھر تبدیل شدہ حکم نازل کرنا پڑتا ہے؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نہیں بلکہ معاذ اللہ محمد (ﷺ) کا خود ساختہ کلام ہے۔ جواب میں ارشاد فرمایا گیا کہ اس کلام کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیلؑ نے نازل کیا ہے۔ وہ مقدس و مطہر روح ہیں جو بشری کمزوریوں سے پاک ہیں۔ وہ خائن نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں کمی بیشی کر

دیں بلکہ وہ اُسے پوری امانت کے ساتھ لا کر حضرت محمد ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مظہر ہے کہ وہ اپنے بندوں کو سہولت کے لیے پہلے ایک ایسا حکم دیتا ہے جس پر عمل کرنا آسان ہو۔ بعد میں جب بندے ایک درجہ میں اُس پر عمل کے عادی ہو جاتے ہیں تو اب حتمی حکم نازل فرماتا ہے۔ آیات کی منسوخی اللہ تعالیٰ کی کم زوری نہیں بلکہ بندوں کے لیے سہولت اور بتدریج عمل میں ترقی کی خاطر ہے۔

آیات ۱۰۳ تا ۱۰۵

قرآن مجید پر بہتان کا جواب

| | |
|---|--|
| وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ | اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ بے شک وہ کہتے ہیں |
| إِنَّمَا يَعْلَمُهُ بَشَرٌ | بے شک سکھاتا ہے انہیں محض کوئی آدمی |
| لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَبُ | زبان اُس کی، وہ نسبت کر رہے ہیں جس کی طرف، عجیب ہے |
| وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ ﴿١٠٣﴾ | اور یہ قرآن تو واضح عربی زبان ہے۔ |
| إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ | بے شک وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے اللہ کی آیات پر |
| لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ | ہدایت نہیں دیتا انہیں اللہ |
| وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ | اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ |
| إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ | بے شک گھڑتے ہیں جھوٹ وہی لوگ جو ایمان نہیں رکھتے اللہ کی آیات پر |
| وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَذِبُونَ ﴿١٠٥﴾ | اور ایسے ہی لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔ |

مشرکین مکہ یہ بہتان لگاتے تھے کہ ایک غلام حضرت محمد ﷺ کو اس کلام کی املا کرتا ہے۔ جس غلام کی طرف اشارہ کرتے تھے اُس کی زبان عجی تھی۔ جواب دیا گیا کہ قرآن حکیم کی زبان تو اس قدر فصیح و بلیغ عربی ہے کہ اس کی نظیر لانے سے تم عربی لوگ اپنی فصاحت و بلاغت پر فخر کرنے کے باوجود قاصر ہو، تو بھلا ایک عجی شخص یہ کلام کیسے سکھا سکتا ہے۔ پھر اگر وہ عجی غلام اتنا ہی بڑا عالم تھا تو اُس نے یہ کلام خود اپنی طرف سے کیوں نہ پیش کر دیتا کہ ایسا کلام پیش کرنے کا تاج اُس کے سر پر سج جاتا جس کی نظیر پیش کرنے سے عرب کے بڑے بڑے شاعر اور خطیب قاصر ہیں۔ یا پھر یوں کرو کہ جس وقت وہ غلام ہمارے نبی ﷺ کو قرآن سکھا رہا ہو تو رنگے ہاتھوں اُن دونوں کو ایسا کرتے ہوئے پکڑ کر دکھا دو۔ حقیقت یہ ہے کہ آخرت میں جواب دہی کا یقین نہ رکھنے والے ہی ایسا بہتان گھڑ سکتے ہیں۔ ایسے لوگ ہدایت پانے سے محروم رہیں گے اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ مولانا مودودیؒ اِس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"اس سے نہ صرف یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آں حضرت ﷺ کے مخالفین آپ ﷺ کے خلاف افترا پردازیاں کرنے میں کس قدر بے باک تھے، بلکہ یہ سبق بھی ملتا ہے کہ لوگ اپنے ہم عصروں کی قدر و قیمت پہچاننے میں کتنے بے انصاف ہوتے ہیں۔ اُن لوگوں کے سامنے تاریخ انسانی کی ایک ایسی عظیم شخصیت تھی جس کی نظیر نہ اُس وقت دنیا بھر میں کہیں موجود تھی اور نہ آج تک پائی گئی ہے۔ مگر اُن عقل کے اندھوں کو اُس کے مقابلہ میں ایک عجی غلام، جو کچھ تورات و انجیل پڑھ لیتا تھا، قابل تر نظر آ رہا تھا اور وہ گمان کر رہے تھے کہ یہ گوہر نایاب اِس کو نکلے سے چمک حاصل کر رہا ہے۔"

آیات ۱۰۶ تا ۱۰۹

مرتد ہونے والے کی مذمت

| | |
|--|--|
| مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ | جس نے کفر کیا اللہ کے ساتھ اپنے ایمان کے بعد |
| اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ | سوائے اُس کے جسے مجبور کیا گیا ہو |
| وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنُّۢم بِالْاِيْمَانِ | اور اُس کا دل مطمئن ہو ایمان پر |

| | |
|---|--|
| وَلَكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكَفْرِ صَدْرًا | اور لیکن جو کھول دے کفر کے لیے سینہ |
| فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ | تو ایسے لوگوں پر غضب ہے اللہ کی طرف سے |
| وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝۱۶ | اور اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔ |
| ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ | یہ اس لیے کہ اُنہوں نے پسند کر لیا دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں |
| وَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝۱۷ | اور بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا کافر لوگوں کو۔ |
| أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَتَبَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ | یہ وہی لوگ ہیں کہ مہر لگا دی اللہ نے اُن کے دلوں پر |
| وَسَمِعَهُمْ | اور اُن کے کانوں پر |
| وَأَبْصَارَهُمْ | اور اُن کی آنکھوں پر |
| وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُونَ ۝۱۸ | اور وہی لوگ غافل ہیں۔ |
| لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۝۱۹ | اس میں کوئی شک نہیں کہ بلاشبہ وہ آخرت میں یقیناً خسارہ میں جانے والے ہوں گے۔ |

ان آیات میں ارشاد ہوا کہ جو کوئی ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو گیا تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو گا اور وہ شدید عذاب سے دوچار ہوں گے۔ ان لوگوں نے دنیا کی عارضی لذتوں کو ترجیح دی اور آخرت کی ابدی نعمتوں کو نظر انداز کر دیا۔ اب اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں، آنکھوں اور کانوں پر مہر لگا دے گا اور یہ حق کو قبول کرنے سے محروم کر دیے جائیں۔ ایسے ہی لوگ آخرت میں بدترین خسارے میں ہوں گے۔ البتہ اگر کوئی مجبوراً جان بچانے کے لیے کلمہ کفر کہہ دے لیکن اُس کے دل میں ایمان ہو تو اللہ

تعالیٰ بخشے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ البتہ جان بچانے کے لیے کلمہ کفر کہہ دینا صرف رخصت کے درجہ میں ہے۔ مقام عزیمت یہی ہے کہ خواہ آدمی کا جسم تکا بوٹی کر ڈالا جائے، بہر حال وہ کلمہ حق ہی کا اعلان کرتا رہے۔

آیت ۱۱۰

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

| | |
|---|---|
| ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا | پھر بے شک اے نبی! آپ کا رب اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے ہجرت کی |
| مِنْ بَعْدِ مَا قُتِلُوا | اس کے بعد کہ وہ آزمائے گئے |
| ثُمَّ جَهَدُوا وَاصْبِرُوا | پھر اُنہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا |
| إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۱۱۰ | بے شک آپ کا رب اس کے بعد یقیناً بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ |

اس آیت میں صحابہ کرامؓ کو ذہنی طور پر ہجرتِ مدینہ کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔ اُن باہمت صحابہ کرامؓ کی تحسین کی گئی جو بڑی استقامت کے ساتھ مشرکین مکہ کے ظلم و ستم کو برداشت کر رہے ہیں اور پھر اپنا سب کچھ مکہ میں چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کریں گے۔ البتہ اُنہیں آگاہ کر دیا گیا کہ یہ نہ سمجھنا کہ ہجرت کے بعد مشکلات کا دور ختم ہو جائے گا۔ اب تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کا حکم آئے گا اور تمہیں نقدِ جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں آنا ہو گا۔

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

جنہوں نے جنگ کے مراحل میں ثابت قدمی اور جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا اُن کے لیے اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمتوں کی بشارت ہے۔

آیت ۱۱۱

روزِ قیامت ہر اک کو اپنی پڑی ہوگی

| | |
|--|--|
| یَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا | جس دن آئے گی ہر جان کہ وہ جھگڑا کر رہی ہوگی اپنے متعلق |
| وَتُؤْفَىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ | اور پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ہر جان کو جو اُس نے عمل کیا |
| وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۱۱﴾ | اور اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ |

اس آیت میں فرمایا کہ روزِ قیامت ہر انسان کو صرف اپنی بخشش کی فکر لاحق ہوگی۔ ماں، باپ، بھائی، بہن، بیوی، اولاد کوئی کسی کے کام نہ آسکے گا بلکہ وہ خود بھی اُن سے بچتا پھرے گا۔ وہ خود کو جہنم سے بچانے کے لیے اپنا دفاع کرے گا۔ اس غرض کے لیے وہ اپنے گناہوں کے جواز کے طور پر کچھ جھوٹے عذر بھی تراشے گا۔ پھر ہر شخص کو اُس کے اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا اور کسی کے ساتھ کوئی نا انصافی نہیں کی جائے گی۔

آیات ۱۱۲ تا ۱۱۳

قرآن حکیم میں پاکستان کا ذکر

| | |
|--|--|
| وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً | اور بیان کی اللہ نے مثال ایک بستی کی |
| كَانَتْ أَمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً | جو تھی امن، چین میں |
| يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ | آتا تھا اُس کے پاس اُس کا رزق کھلا ہر جگہ سے |
| فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ | تو اُس نے ناشکری کی اللہ کی نعمتوں کی |

| | |
|--|---|
| فَاذْأَقْهَ اللَّهُ لِبَاسِ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ | تو چکھایا اُسے اللہ نے بھوک اور خوف کا لباس |
| بِئْسَ كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١٣﴾ | اُس کی وجہ سے جو وہ کاریگری کیا کرتے تھے۔ |
| وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ | اور یقیناً آئے اُن کے پاس ایک رسول اُنہی میں سے |
| فَكَذَّبُوهُ | پھر اُنہوں نے جھٹلایا اُس رسول کو |
| فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١٤﴾ | تو پکڑ لیا انہیں عذاب نے جب کہ وہ ظالم تھے۔ |

ان آیات میں تاویل خاص کے اعتبار سے شہر مکہ کا ذکر ہے۔ یہ شہر امن کا گہوارہ تھا اور یہاں رزق کی فراوانی تھی۔ اس شہر میں بسنے والی اکثریت نے نبی اکرم ﷺ کی دعوت کو ٹھکرا کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کی۔ اب اللہ تعالیٰ نے اُن پر بھوک اور خوف کا عذاب مسلط کر دیا۔ قحط کی وجہ سے غذا کی ایسی قلت پیدا ہوئی کہ بھوک کی وجہ سے ہلاک ہونے کا خوف پیدا ہو گیا۔ تاویل عام کے اعتبار سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ آیت پاکستان کے حالات کی تصویر کشی کر رہی ہے۔ پاکستان میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا لیکن ہم نے اس دھرتی پر اللہ تعالیٰ کے دین کا بول بالا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سانحہ مشرقی پاکستان کے ذریعہ جھٹکا دیا لیکن ہم نے پھر بھی اپنی اصلاح نہ کی۔ آج پاکستان میں مہنگائی کا سیلاب آپکا ہے۔ معاشی اعتبار سے ہم دن بدن بدترین سطح پر گرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ بھوک کا عذاب ہے۔ پھر اندرونی و بیرونی خطرات کا اندیشہ خوف کا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ کی اور انفرادی و اجتماعی سطح پر احکامات شریعت کے نفاذ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۱۳ تا ۱۱۵

کھانے کے حقیقی آداب

| | |
|--|--|
| فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا | پس کھاؤ اُس میں سے جو رزق دیا ہے تمہیں اللہ نے حلال، پاکیزہ |
|--|--|

| | |
|---|--|
| اور شکر ادا کرو اللہ کی نعمت کا اگر تم صرف اُسی کی عبادت کیا کرتے ہو۔ | وَأَشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنَّ كُنْتُمْ لِيَآيَاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۱۳﴾ |
| بے شک اُس نے حرام کیا ہے تم پر صرف مردار | إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ |
| اور خون | وَالدَّمَ |
| اور خنزیر کا گوشت | وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ |
| اور وہ پکارا جائے اللہ کے سوا کسی کا نام جس پر | وَمَا أَهْلًا لِّغَيْرِ اللَّهِ بِهِ |
| پھر جو لاچار کر دیا جائے (بھوک سے)، نہ وہ سرکش ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا | فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ |
| تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ | فَإِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ ذَرِيعٌ ﴿۱۴﴾ |

یہ آیات اہل ایمان کو کھانے کے حقیقی آداب سے آگاہ کر رہی ہیں۔ یہ آداب تین ہیں:

- i. کھانا حلال اور طیب ہو۔ حلال سے مراد وہ اشیاء ہیں جن کا کھانا شریعت میں جائز ہے۔ طیب سے مراد ہے کہ حلال شے کو جائز ذرائع سے حاصل کیا گیا ہو، جانور ہو تو ذبح کیا گیا ہو اور اُس پر اللہ ہی کا نام لیا گیا ہو۔
 - ii. رزق کی فراہمی اور بھوک کی تسکین حاصل ہونے پر محسن حقیقی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔
 - iii. سوئم رزق سے ملنے والی توانائی کو اللہ تعالیٰ کی بندگی میں لگا دیا جائے۔
- مزید ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ایسا کھانا حرام کر دیا ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر نذر کیا گیا ہو۔ پہلی تین چیزیں نجس ہیں۔ چوتھی شے کو شرک کی آلائش نے حرام کر دیا ہے۔ البتہ مجبوری کی صورت میں جان بچانے کے لیے بقدر ضرورت حرام کھانے پر کوئی گناہ نہیں۔

آیات ۱۱۶ تا ۱۱۷

بغیر شرعی دلیل کے حلال یا حرام کے فیصلے نہ کرو

| | |
|---|---|
| اور مت کہو اُسے جو بیان کرتی ہیں تمہاری زبانیں جھوٹ | وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ |
| کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے | لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ |
| تاکہ تم گھڑوالہ پر جھوٹ | إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ |
| بے شک وہ لوگ جو گھڑتے ہیں اللہ پر جھوٹ | لَا يُفْلِحُونَ ﴿۱۱۶﴾ |
| وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ | مَتَاعٌ قَلِيلٌ |
| بہت تھوڑا فائدہ ہے (جھوٹ کا) | وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۱۷﴾ |
| اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ | |

کسی شے کو حلال یا حرام قرار دینے کا اختیار اللہ تعالیٰ کا ہے یا اُس کے رسول کا ہے۔ دوسرا جو شخص بھی بغیر کسی شرعی دلیل کے حلال یا حرام کا فیصلہ کرنے کی جرات کرتا ہے وہ اپنی حد سے تجاوز کرتا ہے۔ جو لوگ بلا شرعی دلیل، اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ شے کو حرام قرار دیتے ہیں یا حرام کو حلال کہتے ہیں وہ درحقیقت جھوٹ گھڑتے ہیں۔ جھوٹے لوگ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں فلاح نہیں پاسکیں گے۔ ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

آیات ۱۱۸ تا ۱۱۹

یہودیوں کے لیے سزا

| | |
|---------------------------|--------------------------------|
| وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا | اور اُن لوگوں پر جو یہودی ہوئے |
|---------------------------|--------------------------------|

| | |
|--|---|
| ہم نے حرام کیا وہ جو ہم نے بیان کر دیا ہے اے نبی! آپؐ پر اس سے پہلے | حَرَمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ |
| اور ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر | وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ |
| اور لیکن وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظلم کیا کرتے تھے۔ | وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۱۸﴾ |
| پھر بے شک آپؐ کا رب ان لوگوں کے لیے جنہوں نے کی برائی نادانی سے | ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا الشُّوْءَ بِجَهَالَةٍ |
| پھر توبہ کی اس کے بعد اور اصلاح کر لی | ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا |
| بے شک آپؐ کا رب اس کے بعد یقیناً بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ | إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۹﴾ |

۱۵
۲۱

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ یہودیوں پر ان کی سرکشی اور شرارتوں کی وجہ سے بعض چیزیں حرام کر دی گئی تھیں جن کا ذکر سورہ انعام آیت میں کیا جا چکا ہے۔ حرام کی گئی اشیاء میں ہر ناخن والا جانور (شتر مرغ، بطخ وغیرہ) اور گائے اور بکری کے بعض حصوں کی چربی شامل تھی۔ البتہ بشارت دی گئی کہ یہود میں سے اب بھی اگر کوئی اپنی غلط روش پر نادم ہو کر سچی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کفریات سے توبہ کر کے مسلمان ہو جائے اور آئندہ کے لیے اپنی حالت درست کر لینے کا عہد کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف فرمادے گا۔

آیات ۱۲۰ تا ۱۲۳

حضرت ابراہیمؑ اپنی ذات میں ایک امت تھے

| | |
|---|--|
| بلاشبہ ابراہیمؑ ایک فرماں بردار امت تھے اللہ کے لیے بالکل ایک سوئی سے | إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا |
|---|--|

| | |
|---|---|
| وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝۱۰ | اور وہ ہر گز نہیں تھے شرک کرنے والوں میں سے |
| شَاكِرًا إِلَّا نِعْمَهُ | شکر کرنے والے تھے اللہ کی نعمتوں کا |
| اجْتَبَاهُ | اللہ نے چن لیا تھا انہیں |
| وَهَدَاهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝۱۱ | اور ہدایت دی تھی انہیں سیدھے راستے کی طرف۔ |
| وَاتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً | اور ہم نے دی انہیں دنیا میں بھلائی |
| وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝۱۲ | اور بے شک وہ آخرت میں یقیناً نیک لوگوں میں سے ہوں گے۔ |
| ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ | پھر اے نبی! ہم نے وحی کی آپ کی طرف |
| أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا | کہ آپ پیروی کریں ابراہیمؑ کے طریقہ کی جو بالکل یکسو تھی |
| وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝۱۳ | اور وہ نہیں تھے شرک کرنے والوں میں سے۔ |

یہ آیات حضرت ابراہیمؑ کی عظمت بیان کر رہی ہیں۔ وہ اپنی ذات میں اللہ تعالیٰ کی ایک فرماں بردار امت کا درجہ رکھتے تھے۔ انہوں نے اکیلے وہ کام کیا جو پوری امت کے کرنے کا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ماننے والے اور اُس کی ہر نعمت کا شکر ادا کرنے والے تھے۔ انہوں نے کسی بھی اعتبار سے کسی محبت کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے برابر نہیں کیا۔ گویا ہر طرح کے شرک سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں بھی عزت دی اور وہ آخرت میں بھی عظیم مقام پر فائز ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ کو اور اُن کے توسط سے آپ ﷺ کی امت کو حکم دیا گیا کہ وہ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقہ کی پیروی کریں اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔

آیت ۱۲۴

اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل دن جمعہ کا ہے سبت کا نہیں

| | |
|--|---|
| بلاشبہ مقرر کیا گیا ہفتے کا دن اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے اختلاف کیا تھا اس میں | إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ |
| اور بے شک اے نبی! آپؐ کا رب ضرور فیصلہ فرمائے گا اُن کے درمیان روزِ قیامت | وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ |
| اُس بات کا جس میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں۔ | فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۲۴﴾ |

اس آیت میں واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سبت یعنی سنیچر کا نہیں بلکہ جمعہ کا دن افضل ہے۔ البتہ یہود نے جب جمعہ کے دن کے حوالے سے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے سبت کا دن محترم کر دیا تاکہ وہ اُس دن اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اُس کی عبادات کے لیے مخصوص کر دیں۔ اُن کے پیدا کردہ ہر اختلاف کا فیصلہ روزِ قیامت کر دیا جائے گا۔

آیت ۱۲۵

دعوتِ دین کی تین سطحیں

| | |
|---|---|
| اے نبی! بلائیے اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ | ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ |
| اور عمدہ نصیحت کے ساتھ | وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ |
| اور بحث کیجیے اُن سے اُس طریقہ سے جو سب سے اچھا ہو | وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ |
| بے شک آپؐ کا رب ہی خوب جاننے والا ہے اُسے جو | إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ |

| | |
|--|--|
| وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۱۲۵﴾ | اور وہی خوب جاننے والا ہے ہدایت پانے والوں کو۔ |
| بھٹک گیا ہے اُس کی راہ سے | |

یہ آیت مخاطبین کی مختلف اقسام کے اعتبار سے دعوتِ دین کی تین سطحیں بیان کر رہی ہے :

i. معاشرے کے ذہین اور سوچنے سمجھنے والے لوگوں کو حکمت یعنی دلائل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ کی طرف بلایا جائے۔

ii. عامۃ الناس کو درد بھرے وعظ و نصیحت سے احکام الہی بجالانے پر متوجہ کیا جائے۔

iii. فتنہ اٹھانے والے عناصر سے عمدہ اور شائستہ انداز میں بحث کی جائے اور اُن کے اٹھائے گئے فتنوں کا جواب دیا جائے تاکہ سادہ لوح لوگ ان فتنوں کے اثرات سے محفوظ رہیں۔

اگر قرآنِ حکیم کو ذریعہ تبلیغ بنایا جائے تو ان تینوں سطحوں پر دعوت کے لیے مواد فراہم ہو جاتا ہے۔

آیات ۱۲۶ تا ۱۲۸

صبر اور تقویٰ کی اہمیت

| | |
|---|---|
| وَإِنْ عَاقَبْتُمْ | اور اگر تم بدلہ لو |
| فَعَاقِبُوا بِنِثْلِ مَا عُوِّقْتُمْ بِهِ | تو بدلہ لو اتنا ہی جتنی تمہیں تکلیف دی گئی ہے |
| وَلَيْنُ صَبَرْتُمْ | اور بلاشبہ اگر تم صبر کرو |
| لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ﴿۱۲۶﴾ | تو یقیناً وہی بہتر ہے صبر کرنے والوں کے لیے۔ |
| وَأَصْبِرْ | اور اے نبی! صبر کیجیے |
| وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ | اور نہیں ہے آپ کا صبر کرنا مگر اللہ کی توفیق سے |

| | |
|---|---|
| وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ | اور غم نہ کیجیے اُن پر |
| وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿۱۳۷﴾ | اور نہ ہوں مبتلا کسی تنگی میں اُس سے جو وہ سازشیں کر رہے ہیں۔ |
| إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا | بے شک اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگاری اختیار کریں |
| وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ﴿۱۳۸﴾ | اور وہ لوگ جو نیکیاں کرنے والے ہیں۔ |

۱۳۷
۱۳۸

ان آیات میں صحابہ کرامؓ کو مدنی دور میں آنے والے اُس مرحلہ کے لیے ذہنی طور پر تیار کیا جا رہا ہے جب بدلہ لینے کی اجازت ہوگی۔ مکی دور میں تو حکم تھا کہ برائی کا جواب اچھائی سے دو۔ مدنی دور میں مسلمانوں کو بدلہ لینے اور جنگ کرنے کی اجازت دی گئی۔ البتہ فرمایا کہ اگر تم زیادتی کا بدلہ لو تو صرف اُسی قدر لو جس قدر تم پر ظلم کیا گیا ہے۔ البتہ ابھی مکی دور ہے، لہذا صبر کرو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ بلاشبہ صبر اور استقامت کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔ جو لوگ صبر اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے ہیں وہی نیکو کار ہیں اور ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نصرت اور قربت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی نصرت اور قربت عطا فرمائے۔ آمین!
